اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارھویں اسمبلی / اٹھارھواں اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27رفروری2026ء بمطابق ۹ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	16
4	بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔	16

جلد 18 ☆☆☆ شمارہ 5

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 رفروری 2026ء بمطابق ۹ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:48 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ۝٧٥ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ

اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝٧٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا

وَاسۡجُدُوۡا وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝٧٧ السجدة

پارہ نمبر ۱۷ سُوۡرَۃُ الحج آیات نمبر ۷۵ تا ۷۷

ترجمہ: اللہ چھانٹ لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں اللہ سُنتا دیکھتا ہے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور اللہ تک پہنچ ہے ہر کام کی۔ اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلائی کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔ صدق اللّٰہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اعوذ باالله من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکتہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکرpoint of order۔

جناب اسپیکر: میڈم آپ wait کریں پہلےنواب صاحبplease۔جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب!۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر صاحب بالکل نواب صاحب بولیں۔لیکن پہلے فاتحہ خوانی ہوpleae۔

جناب اسپیکر: جی فاتحہ خوانی۔ok کس کی۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: ہمارے یہ جو بہادر فوجی افغانستان کے ساتھ بارڈر پر بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے ہیں اُن کے لیے فاتحہ خوانی کریں۔جو ہماری افغانستان کی سرحد پر حفاظت کر رہی ہیں اور جو آپریشن غضب اللحق جاری ہے بڑی کامیابی کے ساتھ۔تو میں آپ کی توسط سے پورے ایوان سے یہrequest کرتی ہوں کہ کم ازکم ایک ڈیڑھ،گھنٹہ اس پر ضرور سب اپنے خیالات کا اِظہار کریں اور افواج پاکستان کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور اپنے بیان یہاں پر دیں اِس کے ساتھ اِس میں جو11 ہمارے پاکستانی Soldiers ہیں جس میں 2 سینئر آفیسرز ہیں لیفٹیننٹ کرنل جنید عارف صاحب اور میجر طیب اُنہوں نے شہادت نوش فرمائی ہے۔اُن کیلئے میں سمجھتی ہوں کہ آپ لوگ یہاں پر فاتحہ خوانی بھی کریں اور میری اِسrequest پرplease آپ رُولنگ دیں اور ہمیں چاہیے کہ اِس پر ضرور بات کریں۔

جناب اسپیکر: فاتحہ خوانی تو کر لیتے ہیں لیکن جو یہ آپ نے بحث کی بات کی۔وہ آج ایجنڈے کے اندر شامل نہیں ہے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: ایجنڈا میں جناب اسپیکر نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: okاُس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: لیکن یہ بہت اہم بات ہے اور ہم سب کو اِس پر بات کرنی چاہیے۔

جناب اسپیکر: دیکھ لیتے ہیں مولوی صاحب فاتحہ خوانی کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: Mr speaker کچھ دن پہلے آپ کے مشاہدے سے بھی گزرا ہوگا کہ اِس حکومت نے ڈسٹرکٹ مستونگ اور ڈسٹرکٹ کچی کو سبی ڈویژنز میںattach کیا ہے اور مستونگ کو کوئٹہ ڈویژن میں۔

جناب اسپیکر: کوئٹہ میں کیا۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! آپ کو اور ہم سب کو پتہ ہے۔کوئی اِس حقیقت کو تسلیم کرے یا نہ کرے کہ یہ federation is multinational state یہاں بلوچ ،پشتون ،سندھی، پنجابی ہم سب صدیوں سے آباد ہیں۔ یہاں ہم اور پشتون بھائی صدیوں سے آباد ہیں ۔اور پُر امن طریقے سے ہم ایک دوسرے کے عزیز ہیں ایک دوسرے کے قریب ہیں ہمارا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔لیکن 2 ڈسٹرکٹ ۔ڈسٹرکٹ کچھی اور ڈسٹرکٹ مستونگ جو قلات اسٹیٹ کے بہت اہم یعنی شہر کہیں یا یعنی components تھے تو اُن کو پتہ نہیں کسی کے مشورے سے یا اپنی مرضی سے یا پتہ نہیں اِن کا کس قسم کا سوچ ہوگا کہ انتظامی حوالے سے اِن کو کوئٹہ میں لگائیں۔اور اِس کو مستونگ اور کوئٹہ میں اور کچھی کو سبی ڈویژن میں لگائیں کہ امن ہوگا۔تو جناب اسپیکر! اِس طرح ڈسٹرکٹس کو یہاں سے وہاں لگانا یا اگر آپ مطلب دیکھیں! تو یعنی اِن چیزوں سے یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔اَب مثلاً اِس طرح کے کہ کل کے دن ایک چپڑاسی کی نوکری ہے ایک میڈیکل کالج کا سیٹ ہے انجینئرنگ یونیورسٹی کا سیٹ ہے تو اِن پر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے دو برادر قوموں کے درمیان میں بالکل چھوٹے مسائل پر کوئی ایک فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اِس فیصلے کو اِس cabinet کے فیصلے کو اِس provincial government کے cabinet کے فیصلے کو ہم کسی طریقے سے قبول نہیں کریں گے اور ہم اِس کو کہتے ہیں کہ this decision it should be revised یعنی ہم دوستوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم احتجاجاً واک آوٹ کریں اور اِس قسم کے فیصلے کو ہم کبھی قبول نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر: ok.۔جی ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں یا اپنا سردار عبدالرحمٰن صاحب بھی تقریباً آپ کے حق میں ہی بول رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: ہم نواب صاحب کی حمایت کرتے ہے جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں سردار عبدالرحمٰن کیتھران بھی تقریباً آپ کے حق میں بول رہے ہیں۔

سردار عبدلرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کل میں نے ایک بیان بھی جاری کیا ہے میں نے میڈیا میں بھی۔ یہ مستونگ کو جو کوئٹہ میں ڈالا گیا ہے۔پھر بالکل آپ لوگ واک آوٹ کر لیں۔ مجھے سن لیں تھوڑا سا۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں پلیز جی سردار عبدالرحمٰن۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر ہم سردار عبدالرحمٰن کے تقریر کو سننے کے بعد پھر واک آوٹ کریں گے۔ڈاکٹر

صاحب تو واک آوٹ کر گئے ہیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: بڑی مہربانی ہوگی نواب صاحب میں مشکور ہوں آپ کا۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: چلیں میں بیٹھ جاتا ہوں سردار صاحب کے تقریر کو سننے کے لیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں نے پرسوں میڈیا میں بھی یہ گزارش کی تھی کہ پہلے تو میں مستونگ سے اسٹارٹ لیتا ہوں پھر میں اپنے علاقے کی طرف آتا ہوں کہ مستونگ خالی ایک مستونگ آپ نہ سمجھے اس کو۔ جب بھی نواب صاحب کا علاقہ ہے انگریز کے زمانے میں جب شاہی جرگہ ہوتا تھا۔ تمام جو اقوام تھیں وہ مستونگ میں شاہی باغ کے نام سے جگہ موجود ہے۔ یہ پورا ساراوان جھالاوان یہ تمام نواب، سرداراور یہاں کے جو فیصلے ہوتے تھے وہ مستونگ میں ہوتے تھے۔ یہ مستونگ ایک شہر کا نام نہیں ہے۔ ایک ضلع کا نام نہیں ہے اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو کوئٹہ میں شامل کرنا ایک بہت بڑی زیادتی ہوگی اس علاقے کے ساتھ اس علاقے کے عوام کے ساتھ اور اس کی تاریخی حیثیت کو مسخ کرنے کو۔ تو میں اس کو مسترد کرتا ہوں۔ میں اس Cabinet میں موجود نہیں تھا میں باہر تھا ان Cabinet میں عجیب وغریب فیصلے کیے گئے جناب اسپیکر صاحب! upper ڈیرہ بگٹی کے نام سے ایک سب تحصیل کو ضلع بنایا گیا پہلے تو اس کا نام انہوں نے اپنے والد صاحب کے نام پر رکھا غلام قادر بگٹی قادر آباد۔ بعد میں شاید اس کو upper بگٹی، ڈیرہ بگٹی کا نام دیا، اب اس کی میں تھوڑی سی میرے پاس فگرز ہیں میں اس ہاؤس کا ریکارڈ بنانا چاہتا ہوں اس کو۔ اس کی Justification میں جب یہ ضلع بن رہا تھا اس میں Mention کیا گیا کہ جی 638 ہے یا 642 کلومیٹر ڈیرہ بگٹی ہمیں جانا پڑتا ہے بیکڑ سے،

جناب اسپیکر: honorable members order in the House please

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: وایا رکھنی، ڈیرہ غازی خان، کشمور، سوئی پھر ڈیرہ بگٹی اس کی Justification یہ دے دی گئی۔ تو اس کی فگر میں آپ کو بتاتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! ڈیرہ بگٹی سے بیکڑ 94 کلومیٹر ہے تمام روڈ Metal ہے صرف 10 کلومیٹر یا 10 میل باقی ہے باقی تمام Metal روڈ ہے یہ ڈیرہ بگٹی ٹو بیکڑ 94 کلومیٹر اور وایا۔ برزین وڈھ۔ یہ اچھا، پیرکو، کو upper ڈیرہ بگٹی میں شامل کر رہے ہیں جو کہ قادر آباد ہے پیرکو، ٹو بیکڑ 78 کلومیٹر ہے وایا، یہ برزین والے اس حساب سے پھر آپ کر پیرکو، والوں کو جو Justification یہ دے رہا ہے 638 کلومیٹر کی۔ وہ پیرکو والا جائے گا ڈیرہ بگٹی، ڈیرہ بگٹی سے جائے گا سوئی، سوئی سے جائے گا کچ موڑ، کچ موڑ سے جائے گا جام پور، راجن پور ہوتے ڈیرہ غازی خان ڈیرہ غازی خان سے رکھنی، رکھنی سے پھر بیکڑ جائے گا اس کو کیونکہ

وہاں پر تیل کی تنصیبات ہیں اس کو شامل کیا گیا ہے۔اب آگے ڈیرہ بگٹی ٹو پیر کو صرف 21 کلومیٹر ہے اس کو کاٹ کے 638 جو یہ خود کہہ رہے ہیں۔اس کو ادھر لے آئے ہیں اب آگے ڈیرہ بگٹی سے بھی لوٹی 31 کلومیٹر ہے۔لوٹی جہاں پہ گیس کے ذخائر ہیں ڈیرہ بگٹی سے 31 کلومیٹر ہے لوٹی ٹو بیکڑ وایا ڈیرہ بوٹی 125 کلومیٹر بنتا ہے جو یہ یہ جو میں نے ابھی بتایا کہ یہ برزان وڈھ کے راستے۔اب اگر لوٹی والا آئے گا 21 کلومیٹر ڈیرہ بگٹی آئے گا، ڈیرہ بگٹی سے پھر جائے گا سوئی۔وہی کچھ موڑ کر کے 650 کلومیٹر اس کو بھی ادھر شامل کر دیا ہے۔یہ تو دو۔اب میرے علاقے کے ساتھ کیا گیا ہے کہ ہماری صدیوں سے تاریخی حیثیت ہے کیھتران ایک قوم ہے سب ڈویژن تھا پھر ضلع ماشاللہ بنا۔ہمارا علاقہ ہے جو ہمیں اور ڈیرہ بگٹی ضلع کو بھل ایک جگہ بھل پر ہمارا بارڈر تھا۔کچھ مسوریوں نے اسٹام پیپر پر یا ایک درخواست پر کچھ ہمارے لوگوں نے زمینیں بھیجی باقی اس کے پہاڑ زمینیں میری زمین بھی ادھر ہے۔بہت نام بھی بہت سارے سلسلے ہیں اس نے اٹھا کے 30 کلومیٹر اللہ ھووالا اڈہ ہے ادھر تک۔اور چار ہمارے موضع اس نے اٹھا کر بیکڑ میں ڈال دیئے۔upper ڈیرہ بگٹی میں 30 کلومیٹر Justification پھر وہی ہے کہ جی ڈیرہ بگٹی یہاں سے کیسے جائیں دیکھیں جی بات یہ ہے اقوام یہ پاکستان ایک مجموعہ ہے بہت ساری اقوام کا میں جناب اسپیکر صاحب! آپ کی مثال دیتا ہوں آپ چمن سے ہیں آپ اچکزئی ہیں ڈیورڈ لائن ہے یا افغانستان کے ساتھ جو آپ کا بارڈر ہے کیا آپ کے اچکزئی اس طرف اور اس طرف گاؤں ملے ہوئے ہیں نہیں ملے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل ملے ہوئے ہیں

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: کیا ہماری law enForce agencies اس دھرتی کی حفاظت کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے نہیں پیش کر رہا ہے؟

جناب اسپیکر: کر رہے ہیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: اُس کی وجہ کیا ہے کہ پھر تو ہونا چاہیے تھا کہ جو افغانستان میں اچکزئی بیٹھے ہوتے ہیں ان کو ادھر شامل کر دیتے پاکستان میں یا پاکستان میں جو ادھر جانا چاہتے ادھر بھیج دیتے ہیں یہ اس آپ اس مٹی سے پیدا ہوئے آپ کی قبر ادھر بنی ہے آپ ایک انچ زمین کا اسی طریقے سے آپ کشمیر کے capoty آپ فوجی ریٹائرڈ ہے ہیں آپ نے دیکھا ہے۔کتنے آپ نے جا کر شہیدوں کے بورڈ دیکھے ہیں۔ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔آپ کس چیز کے لیے شہید ہوئے۔اس سرزمین کے لیے شہید ہوئے آج ایک برسر اقتدار آ کر۔۔

جناب اسپیکر: please continue please

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ایک برسر اقتدار آ کر اس بلوچستان کی ایک جغرافیائی حیثیت ہے اس میں

قبائل ہیں ان کے رسم و رواج ہیں ان کا ایک نظام ہے اور کیبنٹ میں بیٹھ کر یا ایک directive کے ذریعے اس کی جغرافیائی حیثیت کو ختم کریں۔تو میرا خیال ہے یہ شرم کا مقام ہے۔یہ اقتدار آنی جانی چیز ہے قبائل نے آپس میں رہنا ہے ۔جی سر ہم نے یہاں پہ مرنا جینا شادی غم اکٹھے کرنا ہے۔اس کا تو سب آپ خضدار کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے اس طرف سے وڈھ کے ساتھ اس طرف سے وہ بھائی پہلے لڑے ہوئے ہیں جھالا وان کے۔ادھر وہ اس کو سوراب کو اور ادھر ٹھیک ہے ۔اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں اقتدار میں ہوں مجھے یہ کہتے ہوئے خود یہ محسوس ہو رہا ہے کہ کیا کرنا چاہ رہا ہے یہ ایک شخص کو نوازنے کے لیے خضدار کیا تاریخی حیثیت تبدیل کر رہے ہیں اپنا ضلع بنانے کے لیے اپنے والد کے نام کے لیے اچھا پھر ایک لولی پوپ دے دیا۔بارکھان میں ہیڈ کوارٹر رکھنی ڈویژن۔بسم اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور اولادیں دے نام کیا رکھ رہا ہے کوہ سلیمان کوہ سلیمان کا ہمارے بلوچستان کے ساتھ واسطہ کیا ہے۔کوہ سلیمان تخت سلیمان ژوب کا کوئی بیٹھا ہوگا یہاں پر یہ بیٹھا ہوا ہے یہ بیٹھا ہوا ہے تخت سلیمان آپ لوگوں کے ژوب میں ہے یا کہیں اور ہے شیرانی ژوب میں ہے۔وہاں سے شروع ہوتا ہے بزدار آتا ہے۔لغاری آتا ہے گورچانی آتا ہے یہ کرتے ہوئے پنجاب سے ہوتے ہوئے یہ ہاں جہاں پانی بہتا ہے ضرور ہمارے لوگ نیچے زمینیں آباد کرتے ہیں اٹھا کر احسان ہم لوگوں پہ جتا رہا ہے کہ جی میں نے جو ہے ناں اپنے جو ہے ناں جب مجھ پہ عذاب تھا تو میں نے اپنا بدلہ چھکایا ہے بارکھان کو آپ نے جو ہے ناں ڈویژن بنا دیا ہے۔نام کوہ سلیمان۔جو چار موضوع میرے لے جا رہا ہے 30 کلومیٹر اندر گھس کر۔نام کس کے ہے جناب چیف علی محمد مسوری۔چیف کا بیٹا خان محمد باز و مارکانی۔تو یہ چیزیں ہم آپ کے ذریعے اس ایوان کے ذریعے گزارش کرتے ہیں کہ خدارا یہ باتیں ہماری ادھر تک بھی پہنچنی چاہیے کہ ناں کریں بلوچستان پہلے جل رہا ہے کہاں ہے امن۔میں نے کہا آج میں قبول کرتا ہوں کہاں ہے امن۔دن کو سفر تو کوئی کر لیتا ہے نہیں کر لیتا ہم جیسا تو دن کو بھی سفر نہیں کر سکتے رات تو آپ بھول جائیں کہ سفر کچھ علاقوں میں آپ کر سکیں۔پھر ہم کہتے ہیں کہ جی امن ہے۔تو مہربانی کر کے جیسے نواب صاحب نے کہا اس پر آپ مہربانی کریں آپ رولنگ دیں اس کا اس کو جو بھی کیبنٹ ہے یہ اب یہ کیبنٹ وغیرہ ساری اسی سے بنتی ہیں اس ایوان کے ذریعے مہربانی کریں بہت بہت شکریہ جی مسٹر اسپیکر صاح

جناب اسپیکر: ok Thank you۔جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: مسٹر اسپیکر صاحب! آپ کی توسط سے مَیں سردار صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اس بات کی حمایت کی۔مَیں احتجاجاً واک آوٹ کرنے سے پہلے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بلوچ دشمن فیصلے یہ cabinet کر رہی ہے ہم اُسکی مذمت کرتے ہیں چاہے وہ Mining mineral Act کا ہو۔چاہے anti terrorism Act جو انہوں نے پاس کیا اور یہ جو دسٹرکٹس کو اُنہوں نے یہاں سے وہاں کیا ہے ہم اس کی

مذمت کرتے ہیں۔اور یہ بالکل قابل قبول نہیں ہےاور ہم protest واک آوٹ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok please ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں۔let the Opposition کون واک آوٹ کرر ہاہےکون جارہاہے۔آپ بیٹھیں۔ You are not in the Opposition آپ بیٹھ جائیں، دومنٹ کیلئے بیٹھ جائیں۔تشریف رکھیں مولوی صاحب۔تشریف رکھیں please۔نہیں اس طرح نہیں۔اس طرح نہیں ہوگا کہ آپ بات کر کے پھر آپ واک آوٹ کریں گے۔آپ بیٹھیں پھر سن لیں۔سُن لیں ناں۔پرسوں تو آپ کہہ رہے تھے کہ چیف منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں مَیں ان کے سامنے بات کرتا ہوں آج تو وہ بھی نہیں تشریف رکھیں۔مولوی صاحب آپ کیوں ہمیشہ حالات خراب کرنا چاہتے ہو۔مَیں کہہ رہاہوں one point agenda ہے۔مجھے ذرا اس کو پڑھنے دیں۔اسی کے اوپر کریں گے آپ یہ جوڈویژنز کے اوپر۔جی بولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب میں بھی یہی ڈویژنز کے اوپر بولوں گا۔مجھے افسوس ہوا۔پرسوں اسمبلی کا اجلاس تھا تو یہاں تعریفیں ہورہی تھی۔ماشاءاللہ۔پرسوں اسمبلی مجھے افسوس ہے یہ کابینہ کا فیصلہ چار دن پہلے ہوا۔پرسوں یہاں سے تعریفیں ہوئی تھی چیف منسٹر صاحب کی تو بہت تعریفیں ہورہی تھی۔کسی نے اختلاف نہیں کیا۔کسی اسمبلی فلور سے اختلاف نہیں ہوا۔کسی ایک نے یہ چار دن پہلے کا بینہ کا فیصلہ ہے۔مَیں بطور اپوزیشن ممبر کے بھی اعتراض کرتا ہوں۔یہ کیا ہورہاہے بھئی آج۔دیکھیں!مَیں انصاف کی بات کروں گا۔مَیں انصاف کیساتھ ہوں۔اگر کسی کو اعتراض تھا۔پرسوں اسمبلی کا بائیکاٹ ہونا چاہیے تھا۔یہاں بلوچستان جل رہا تھا۔ہماری لاشیں گر رہی تھیں۔کہاں تھے یہ لوگ۔مَیں یہ پڑھ رہا تھا جن کی ایک حاضری نہیں ہے۔ایک حاضری۔آج واک آوٹ ہورہاہے۔میری لاشیں گر رہی تھی بلوچستان میں۔

جناب اسپیکر: اور کسی نے واک آوٹ نہیں کیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لاشیں گر رہی تھیں میرے لوگوں کی جونوجوانوں کی لاشیں گر رہی تھی۔ایک دن حاضری۔ایک دن حاضری 50 دنوں میں ایک دن حاضری ہے۔وہ زیادہ اہم ہے۔واک آوٹ آج اہم ہے۔اور یہ اگر آپ نے تو پرسوں تعریفیں کرر ہے تھے۔شاباش،شاباش وزیر اعلیٰ صاحب کو خراج تحسین۔سلام،سلام۔پرسوں تو آپ تعریف کرر ہے تھے۔آج قیامت آگئی۔مَیں بطورِ اپوزیشن کا ممبر ہوتے ہوئے جب بلوچستان جل رہاہوتا ہے،تڑپ رہا ہوتا ہے۔مَیں کسی کے ذاتی، کسی فرد کی بااثر شخصیت کے کہنے پر مَیں واک آوٹ بالکل نہیں کروں گا۔مَیں بلوچستان کے غریب کیلئے کروں گا۔بارڈر بند تھے۔تمام بارڈرز بند تھے۔تمام بارڈز بند تھے۔لوگ مر رہے تھے تڑپ رہے تھے لاپتہ افراد تھے۔مَیں تو کسی کے کہنے پر پرسوں اس سے میرے بھائی آج چیف منسٹر صاحب نہیں ہیں۔چیف منسٹر صاحب یہاں موجود تھے۔پرسوں اتنی تعریفیں ہورہی تھیں یہ چار دن پہلے کا فیصلہ ہے۔آج کیا قیامت آگئی؟ پرسوں تو تعریف

نہیں ہورہی تھی۔ مَیں تو کہتا ہوں کہ اس میں سیاسی بنیاد پر اضلاع نہیں بنانے چاہیے۔ سیاسی بنیاد پر ڈویژن نہیں بنانے چاہیے بالکل نہیں بنانے چاہیے۔ لیکن یہاں امن وامان کا بحث تھا۔ 11 فروری کو امن امان کے اوپر ایک دن کا بحث تھا۔ ایک دن پورا کہ بلوچستان جل رہا ہے۔ اپوزیشن والے کتنے آئے تھے۔

جناب اسپیکر: ایک بھی نہیں آیا تھا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پورے بلوچستان پر 11 فروری کو عام بحث تھا کہ 13 اضلاع میں قتل عام ہوا۔ کہاں تھے لوگ۔ کہاں تھے؟ ہمارے نواب صاحب مَیں اُس کی عزت کرتا ہوں احترام کرتا ہوں کہاں تھے۔ بلوچستان جل رہا تھا۔ یہ نواب ہمارے سروں کے تاج ہیں۔ جب بلوچ مر رہے تھے تو مجھے نوابوں کی ضرورت ہے۔ ان سرداروں کی مجھے ضرورت ہے۔ جب بلوچستان جل رہا ہو تو نواب غائب ہے۔ جب بلوچستان جل رہا ہو سردار غائب ہیں۔ جب نوجوان غائب ہوتے ہیں تو نواب غائب ہیں۔ یہ سردار غائب ہیں۔ اپنے کچھ علاقوں کی بدولت آ کر کے پوری اسمبلی میں بائیکاٹ کرتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ہمارے جو سردار صاحب ہیں۔ بہت افسوس ہوا لمبی تقریر کی۔ نواب صاحب اگر پوری کابینہ سے ہیں، تو نواب صاحب استعفیٰ دے دیں۔ وزارت چھوڑ دیں ہمارے معتبر ہیں سردار ہیں بلوچ ہیں میرے سر کا تاج ہیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ٹائم پر چھوڑ دوں گا انشاء اللہ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹائم پر نہیں، ابھی چھوڑ دو۔ بالکل ابھی چھوڑ دو۔ جب آپ کے فیصلے کے خلاف۔ آپ بڑے اہم وزارت پر ہیں۔ آپ کی جگہ مَیں ہوتا۔ مَیں عام سیاسی کارکن ہوں۔ آپ کی جگہ مَیں ہوتا اگر کابینہ میرے خلاف فیصلہ کرتی xxxx ہے اس وزارت پر۔ مَیں xxxx بھیجتا ہوں اس وزارت پر۔

جناب اسپیکر صاحب کے حکم پر غیر پارلیمانی الفاظ حذف کیئے گئے)

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ : مجھے اعتماد کے بغیر میری مشاورت کے بغیر۔ جب فیصلے کرتے ہیں تو آپ کو وزارتوں کو لات مارنی چاہیے کہ آپ پر اعتماد نہیں کرتے۔ آپ پھر اس وزارت کے ساتھ ہو اور کابینہ میں بیٹھتے ہوئے آپ حکومت کے خلاف تقریر کرتے۔ اخلاقی طور پر یہ درست نہیں ہے۔ اخلاقی طور پر یہ مناسب بات نہیں ہے کہ اُس اُس فلور پر بیٹھ کر کے آپ جو ہے ناں اس طرح بات اس میں میرا موقف تھا مَیں واک آوٹ نہیں کر رہا ہوں۔ مَیں اُس وقت واک آوٹ کرتا ہوں اپنے بلوچستان کے عوام کی خاطر۔ بلوچستان کے قوم کی خاطر۔ بلوچستان کے حقوق کے خاطر۔ مَیں اسلئے آج واک آوٹ نہیں کروں گا مَیں بیٹھ رہا ہوں ان انتظامی چیزوں کے حق میں نہیں ہوں۔ لیکن مَیں اسلئے واک آوٹ نہیں کر رہا ہوں کہ بلوچستان جل رہا تھا ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب بھی موجود نہیں تھے، نواب محمد اسلم

صاحب بھی موجود نہیں تھے۔ میرے بڑے کوئی موجود نہیں تھے۔

جناب اسپیکر: کوئی موجود نہیں تھا۔ بیٹھیں آپ تشریف رکھیں ۔Good۔ مَیں اُصولاً مولوی صاحب آپ کی بات 100 percent صحیح ہے ۔ دوسری بات جو آپ کی xxx والے الفاظ تھے وہ غیر پارلیمانی ہے وہ آج کی کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں، بخت محمد کاکڑ صاحب one point agenda ہے آپ اسی کے اوپر۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ اگر اس کو چونکہ آپ زیادہ affecty نہیں ہے اُس میں سے ۔ظہور بلیدی صاحب اگر بولنا چاہیے اس کے اوپر۔ چلیں آپ بولیں دو منٹ کے لئے۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): Thank you جناب اسپیکر ! کیا آپ نے موقع دیا بات کرنے کا، چونکہ بلوچستان کے حوالے سے جو بھی فیصلے ہوتے ہیں اور cabinet کرتی ہے ان فیصلوں کو۔ اُن فیصلوں کے پیچھے جو motive ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بلوچستان کی ترقی ہو۔ بلوچستان میں ایڈمنسٹریشن کو کیسے بہتر کیا جائے۔ اور یہ جتنے بھی فیصلے ہوئے ہیں چاہے وہ ڈویژنز کے حوالے سے ہو۔ یا پھر ضلعوں کے حوالے سے ہو۔ یہ Administratives بنیادوں پر ہوئے ہیں۔ بلوچستان اتنا بڑا صوبہ ہے آدھا پاکستان ہے ہم سب کہتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ کس ضلع میں ایک ڈپٹی کمشنر نے کبھی سال میں دو مرتبہ تین مرتبہ ایک visit کیا ہو۔ اگر وہ کرنا چاہے بھی تو نہیں کرسکتا۔ کیونکہ آپ کا ایک ایریا ایک چاغی ڈسٹرکٹ کو لے لیں آپ کے پھر پورے ایک صوبے سے زیادہ ہے۔ تو اب وقت آگیا ہے کہ ہم نے فیصلے کرنے ہیں ہم نے میرٹ پر فیصلے کرنے ہیں کوئی تاریخی حیثیت مسخ نہیں ہوئی ہے۔ کسی بھی ڈسٹرکٹ کی تاریخی حیثیت مسخ نہیں ہوئی ہے۔ جب بلوچستان بنا ہے پاکستان بنا 1947ء کے بعد اب اگر کوئی ڈسٹرکٹ کل کو کوئٹہ ڈسٹرکٹ دو ضلعوں میں تقسیم ہوجاتا ہے، ۔ ہم کہیں گے کہ نہیں ہم نہیں مانتے ہیں کیونکہ ادھر سے کوئٹہ ڈسٹرکٹ کی جو ہے وہ تاریخی حیثیت ختم ہوگئی ہے۔ یہاں پر قبائلی نظام کو کوئی مسئلہ ہوگیا ہے۔ یا پھر ہمارے جو وہ ہیں اس کو کوئی problem ہے۔ تو یہ totally ان چیزوں کو یہ کہنا کہ کابینہ بلوچ دشمن فیصلے کرتی ہے یا بلوچستان کے خلاف فیصلے کرتی ہے۔ مَیں اس الفاظ کی یقیناً مذمت کرتا ہوں۔ بالکل کابینہ بلوچستان کی ترقی کے لئے بلوچستان کی جو model of development ہے دنیا میں آپ جا کر دیکھیں، کہ آپ چھوٹے، چھوٹے وہ بنائیں گے یونٹس بنائیں گے اُنکی ایڈمنسٹریشن بہتر ہوگی۔ ابتک نہیں بنایا تو لوگ چیخ رہے تھے کہ بھائی اضلاع بننے چاہیے۔ اس پوری August House میں تمام لوگوں کا یہی point of view تھا جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست شکر یہ ادا کررہے تھے کہ برشور ڈسٹرکٹ برشور جیسا remote area ڈسٹرکٹ بن گیا وہاں پر اب AC بیٹھے گا DC بیٹھے گا وہاں کے لوگوں کے جو مسائل ہیں. ان کے دہلیز پر حل ہوں اسی طرح بیکڑ جیسا remote

area اگر آج ضلع بن رہا ہے میرے خیال میں کسی کو کوئی اس پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: تو آپ کو یہ decision reverse. کردینا چاہیے یہ جو کل تعریفیں کررہے تھے اور آج اس کی مذمت کررہے ہیں۔ واک آوٹ کررہے ہیں۔ you must reverse that decision

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): نہیں سر! ہم عوام کی خاطر ہم نے عوام کی بھلائی کی ہے ہم نے کسی ایم پی اے کو کسی کو کسی پارٹی کو خوش کرنے کے لئے تو نہیں کیا ہے۔ ہم نے اُن تمام remote areas اور بھی جو ہے اضلاع بنتے ہیں۔ اس بنیاد پر بنتے ہیں وہ ایریاز۔ اب کاکڑ خراسان ژوب اور کاکڑ خراسان کو آپ دیکھیں! آٹھ، دس گھنٹے کا فاصلہ ہے تو اس بنیاد پر یہ تمام فیصلے ہوئے ہیں۔ اور میں Appreciate کرتا ہوں موجودہ cabinet کو موجودہ حکومت کو کہ موجودہ حکومت نے یہ تاریخی فیصلے کئے ہیں اور وقت ثابت کرے گا کہ یہ درست فیصلے ہیں اور بلوچستان کے حق میں یہ فیصلے ہیں۔

جناب اسپیکر: Ok point آ گیا ہے Thank you ایک منٹ۔ جی

انجینئر زمرک خان اچکزئی: یہ ایک جمہوری طریقہ ہے میری Request یہ ہے کہ آپ منسٹرز کی ایک کمیٹی بنا کر ان کو کرلیں لے آئیں باقی بالکل یہ بات ہوتی رہے گی ڈسٹرکٹس بن رہے ہیں میں خود ڈسٹرکٹس کے حق میں ہوں میں خود ڈویژن کے حق میں ہوں۔ جتنے بھی بلوچستان میں زیادہ ڈسٹرکٹس بن سکتے ہیں جتنے بھی زیادہ ڈویژن بن سکتے ہیں ان کو ہونا چاہیے لیکن بات یہ ہے کہ stake holders جو وہاں سے تعلق رکھتے ہیں ان کو سننا چاہیے، یہ بات بھی صحیح ہے جہاں تک یہ نہیں ہے کہ نہیں بننا چاہیے ہم تو کہتے ہیں کہ لوگ تو اپنے صوبوں کی بھی بات کررہے ہیں کہ صوبے بھی بننے چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: آپ ایک کام کریں اسپیکر صاحب! ایک کمیٹی بنالیں وہ آجائیں وہاں پر debate کریں۔

جناب اسپیکر: آپ چلے جائیں علی مدد جتک صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے کوہیار صاحب آپ چلے جائیں ساتھ اور اپنا اشوک صاحب آپ چلے جائیں ساتھ ان کے۔

جناب اسپیکر: جی پلیز آپ مختصراً بتادیجئے گا، پھر تھوڑا سا وہ brief پیش کرنی ہے ٹائم لگے گا اس میں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں کل رات جو افغان فورسز کی طرف سے ایک aggression ہوا تھا۔ اور ہمارے چیک پوسٹوں پر حملے ہوئے تھے اور ہماری فورسز

نے فیلڈ مارشل چیف آف ڈیفنس فورسز عاصم منیر صاحب کی سربراہی میں جو جوابی کارروائی کی اور افغان فورس کے جو دانت کٹے کئے۔اور دہشت گروں کے ٹھکانوں پر حملے ہوئے۔اور پاکستان کو جو ہے ایک عظیم فتح نصیب ہوئی۔ جناب اسپیکر! اس موقع پر ہمارے جتنے بھی ہمسایہ ممالک ہیں۔جن کے تعلقات ہمارے ساتھ ٹھیک نہیں ہیں۔اُن کو یہ بات سمجھنی ہوگی اور سوچنی ہوگی کہ پاکستان ایک ایٹمی قوت ہے اور پاکستان جو ہے اس کے پاس ایک بہت بڑی طاقت ور اور ایک بہادر فوج موجود ہے۔اگر وہ ہمارے خلاف دہشت گردوں کو پناہ دیں گے اور اپنی سرزمین استعمال کرنے دیں گے اور ان کے خلاف definitely پاکستان کی فوج یہ حق رکھتی ہے کہ ان کو پاکستان کے boundaries کے اندر بھی ان کا قلع قمع کریں اور پاکستان کے boundaries باہر بھی ان کا پیچھا کریں۔اور پاکستان کی جو غریب معصوم جانوں کا ضیاع کرتے ہیں ان سے ان کا ازالہ کریں۔ دوسری جانب جناب اسپیکر! مَیں جو نئے اضلاع بنے ہیں اور جو نئے Divisions بنے ہیں۔مَیں اُن تمام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔خاص کر ڈسٹرکٹ تمپ کے لوگوں کو۔ڈسٹرکٹ برشور۔ڈسٹرکٹ بیکڑ۔کوہ سلیمان ڈویژن کے لوگوں کو۔میں سمجھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹس Divisions یہ administrative بنیادوں پر بننے چاہیے۔اور حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ governance کی بہتری کے لئے پبلک Service delivery کی بہتری کے لئے ایسے اقدامات کریں۔جس سے لوگوں کو سہولیات ملیں۔لیکن جناب اسپیکر! نواب صاحب میرے بزرگ ہیں ہمارے وزیر اعلیٰ تھے اور colleague بھی ہیں انتہائی اچھے تعلقات ان کے ساتھ ہیں۔اور انکی کابینہ میں میں وزیر تھا۔سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب بھی ہمارے بزرگ ہیں۔ بڑے اچھے تعلقات ہیں۔اور خاندانی تعلق ہے ان کے۔ساتھ اگر کسی کو کوئی معاملہ ہے مسئلہ انکے ساتھ گفت شنید کی جاسکتی ہے۔لیکن ایک بات میں واضح کرتا چلوں کہ ہم آج تک اپنے ذہنوں میں بلوچستان کے غریب عوام کو ملکیت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔اور یہ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے۔آپ اندازہ کریں کہ ہم اس چیز کو بھول جاتے ہیں کہ پبلک کا فائدہ کس چیز میں ہے public کی جو management ہے۔

جناب اسپیکر: Welcome back opposition

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: کس نظام کے تحت جو ہے ممکن ہے، ہم صرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ کہاں پر ہمارے political interest ہمارے safeguard ہوں گے کہاں پر ہماری قبائلیت کا interest وہ safeguard ہوگا۔تو میرا خیال ہے کہ دنیا اب بہت آگے چلی گئی ہے۔ ابھی artificial intellegence کا وقت آگیا ہے اور ہم وہی administrative بنیاد جو colonial زمانے میں سر رابرٹ سنڈیمن نے ڈالے تھے اور ہم آج بھی اُن پر فخر کررہے ہیں۔مَیں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کیچ بھی ایک

تاریخی نام ہے definatly ہم سب کا گھر ہے وہاں پر لیکن جب وہاں کے لوگوں نے اور وہاں کے نمائندوں نے یہ مطالبہ کیا کہ ہم جو ہیں اگر کیچ سے الگ ہو کر ایک نیا ڈسٹرکٹ بنائیں گے تو ہمیں بہتر Public Service Delivery ہمارے لیے ممکن ہو سکے گا ہمارے لیے آنا جانا یہ کم ہو گا اور ہمیں ایک بہتر گورنمنٹ ماڈل مل جائے گا تو اِس میں ہم تمام لوگوں نے اُن کی حمایت کی کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو بہتر انتظامی ایک ڈھانچہ ملے گا امن وامان میں بہتری آئے گی social indicator جو ہے نہ وہ بہتر ہونا شروع ہو جائیں گے تو ہمیں اِس چیز کا کیا کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔ آپ بیشک بنا دیں۔ تو اِسی طرح سردار صاحب جو نہ ہمارے معزز دوست بھی ہیں بزرگ بھی ہیں ہماری کابینہ کے رکن بھی ہیں اگر اُن کو کوئی معاملہ ہے تو یہ بات کابینہ میں کر سکتے ہیں بجائے کہ وہ اسمبلی میں آ کر کابینہ کے متفقہ decisions کو اُن کی مذمت کرنا اُن کو برا بھلا کہنا اب سردار صاحب کو بھی سوچنا ہو گا کہ دنیا بہت آگے چلی گئی ہے ہمارے لوگوں کی requirement بھی change ہو گئیں ہیں ہمارے لوگوں کی سہولیات بھی change ہو گئیں ہیں اور for God sake اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو ownership دیں ہم لوگوں کو جو ہے اِس سرزمین کی جو ہے ملکیت اور آج جو معاملات اِس نہج تک پہنچے ہیں جو لوگ متنفر ہوئے ہیں کوئی تو اِس کا reason ہو گا۔ کیا یہ political system سے یہ ناخوش ہیں کیا یہ administrative نظام سے یہ ناخوش ہیں کیا یہ جو قبائلیت ہے اِس سے ناخوش ہیں اگر لوگ نہیں چاہتے اگر لوگ جو ہیں وہ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو ہم اُن کو آگے بڑھنے دیں البتہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ حکومت جو ہے فیصلہ کرتی ہیں اُس میں Perfection 100% ہوتی ہے اُن کے لے عدالتوں کے بھی راستے کھلے ہیں وہ اپنی بات جو ہے جہاں اور جس بھی فورم سے تعلق رکھتے ہیں وہاں پر جا کر کریں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ overall جو ہے ایک بہتر decision ہے اور اِس کو اکثریت کے لوگوں نے سراہا ہے اور ہم بھی اِس کو جو ہے appreciate کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں مجھے ایجنڈے کے اُوپر چلنے دیں مَیں سب کو موقع دوں گا۔ ایجنڈے کے اُوپر۔ بس بات ہو گئی ہے اُس کی کافی ہو گئی ہے آپ۔۔۔ جی جی کریں گے۔ بیٹھیں۔ دیکھیں مجھے ایجنڈے پر کرنے دیں ایجنڈا کافی ہے۔ مختصر ہے ایجنڈہ ہے۔ بس ہو گئی ختم نہ اب آ گئے ہیں۔ بس ٹھیک ہو گیا آپ آ گئے ہیں۔ مداخلت۔۔ کس چیز کا۔۔ اپوزیشن کی بات مَیں نے کب کہا ہے کہ مَیں نے ایجنڈے کے۔۔ نہیں مَیں ایجنڈے کے اُوپر اُس کو priority نہیں دے سکتا۔۔ ایجنڈے کے اُوپر۔۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ میری مرضی ہے وہ نہیں ہو میرا استحقاق ہے یہ میرا استحقاق ہے مَیں کس کو کرنے دوں یا نہ دوں مَیں rule کے مطابق یہ میرا استحقاق مَیں جس کو چلنے دوں۔۔ مَیں نے کہا یہ میرا استحقاق ہے۔ rule کے مطابق سُن لیں سنیں نہ سنیں آپ ہاتھ ہلانے کی بجائے آپ میری بات سنیں مَیں نے آپ

کو کہا کہ rules کے مطابق یہ میرا استحقاق ہے میں جس کو موقع دیتا ہوں اور کس وقت دیتا ہوں یہ میرا استحقاق ہے آپ اس میں ۔۔ مداخلت ۔۔ سر! مَیں نے آپ سے کہا نہ آپ میری بات سُنیں دیکھیں اپنی خواہشات ۔ مداخلت ۔۔ آپ طریقہ نہ سمجھائیں کون سا طریقہ ہے مجھے پتہ ہے مجھے کیسے چلانا ہے ۔ آپ نے اُن کو جواب دینا ہے تو اُن کو ایجنڈے کے بعد دے دیں آپ تشریف رکھیں ۔ چلیں آپ سیٹ پر جائیں ۔ آپ سیٹ پر چلیں ۔ نہیں نہیں آپ بیٹھیں ۔ نہیں ایک منٹ ٹھہر جائیں دیکھیں مَیں سارے ممبران سے ایک دفعہ پھر ریکوسٹ کرتا ہوں سنیں آپ میری بات سنیں ۔ آپ میرے لیے سب قابل قدر ہیں آپ respectable ہیں elected نمائندے ہیں آپ یہ اسمبلی کے توسط سے ہے اسمبلی کو مَیں نے کبھی بھی rules اور procedure سے ہٹ کے میں نے نہ کبھی چلایا ہے اور کبھی چلاؤں گا ۔ مَیں دوبارہ یہ یقین کرواتا ہوں آپ سنیں مَیں اپوزیشن کے ممبرز کو مَیں دوبارہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اُن کو کیوں موقع دیا اور اُن کو کیوں موقع نہیں دیا ۔ مَیں دوبارہ آپ کو clear الفاظ میں rules and procedure کے مطابق یہ استحقاق اِس chair کا ہے کہ وہ اسمبلی کو کس طرح سے چلاتا ہے کس کو موقع دیتا ہے اور کس کو موقع نہیں دیتا ہے ایجنڈے سے پہلے دیتا ہے یا ایجنڈے کے بعد دیتا ہے یہ میرا استحقاق ہے آپ اِس میں interfere نہ کریں نہ مجھے پڑھانے کی کوشش کریں اور آپ اپنا تھوڑا سا رویہ ٹھیک کریں یہ ہاتھوں سے باتیں کرنا اِس کا فائدہ کوئی نہیں ہے اس سے مزید آپ کے لیے تلخیاں پیدا ہوں گی وہ پھر آپ کو پسند نہیں آئے گا اگر مَیں ابھی بھی چاہوں rules کے مطابق پھر آپ کو tough time دونگا وہ آپ کے لیے ٹھیک نہیں ہے ۔ اپوزیشن لیڈر پلیز! مَیں اِس لیے کہہ رہا ہوں سُنیں اپنا رحمت بلوچ صاحب مَیں ایک منٹ رحمت صالح صاحب ۔ سر! یہ اس طرح آپ کی نہیں ہے سب پرچیاں پڑی ہوئی ہیں سب کو موقع نہیں دے سکتا ہوں اپنی جگہ پر آپ تشریف رکھیں ۔ رحمت صالح صاحب مَیں نے یہ گزارش کی تھی ۔ دھمکی نہیں ہے ۔ it is not a دھمکی ۔ میں نے آپ کو صرف یہ کہا تھا کہ میں اگر rules and procedure کے مطابق چلوں اور آپ کو جس طرح مَیں نے relax رکھا ہوا ہے اپوزیشن کو اور rules and procedure اور گورنمنٹ کی خواہشات کے مطابق چلوں تو پھر آپ لیے tough time ہوگا اِس لیے مَیں کہہ رہا ہوں میں نے اُن کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی مَیں نے relax رکھا ہوا ہے ۔ done ہو گیا ۔ done thank ہو گیا ۔ سر! ہو گیا ۔ یار اِن کو خود کرنے دیں ۔ Leader of the Opposition please ۔ ok ۔ done you very much آپ کو ہم نے کمیٹی میں بھجوایا تھا آپ بات کرنے دیں ان کے مخالف میں یہ کہتے ہیں کہ ہمارے absence میں یہاں کچھ لوگوں نے اُن کے خلاف باتیں کیں اُن کا جواب دینا چاہتے ہیں ۔ Leader of the Opposition please ۔ جی ۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے آپ جس طرح ہمیں باتیں سُنا رہے ہو آپ کا بالکل اختیار ہے آپ ہمیں نکال بھی سکتے ہو آپ ہمیں ہاؤس سے باہر بھی نکال سکتے ہو۔ آپ گورنمنٹ کا حصہ بھی ہیں اور آپ کا رویہ ہمارے ساتھ کچھ دنوں سے ٹھیک نہیں ہے۔ ابھی بھی نہیں ہے احتجاجاً آج کوئی بات ہم نہیں کرے گا۔

جناب اسپیکر: آج آپ بات نہیں کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: کوئی بات نہیں کریں گا آپ چلالیں۔ احتجاجاً ہم بات نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر: thank you ایک منٹ آپ نے کیا؟ جی نہیں لائین لمبی ہے ایجنڈہ رہ جائے گا مہربانی کر کے مجھے چلنے دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): حاجی نور محمد دُمڑ صاحب اور جناب روی پہوجہ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں۔ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔ وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): مَیں بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی، آج چونکہ قائد ایوان موجود نہیں ہے۔ honourable members please متوجہ ہوں۔ برکت رند صاحب آپ اور آپ کی پوری ٹیم مہربانی کر کے متوجہ ہوں۔ جناب قائد ایوان چونکہ آج موجود نہیں ہیں قائد ایوان محترمہ ڈپٹی اسپیکر صاحبہ معزز وزراء مشیران وزیر اعلیٰ پارلیمانی سیکرٹریز اور اراکین اسمبلی اِس سے بیشتر کے میں رپورٹ پر بحث کا با قاعدہ آغاز کروں مَیں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی کارکردگی رپورٹ کے چیدہ، چیدہ نکات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے نہایت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ 28 فروری 2024ء کو وجود میں آنے والی بارہویں بلوچستان صوبائی اسمبلی نے آج مورخہ 27 فروری 2026ء کو اپنا دوسرا پارلیمانی سال مکمل کیا ہے اور اِس طرح آج مورخہ 27 فروری 2026 تک بلوچستان صوبائی اسمبلی کے 101 working days مکمل ہوئے ہیں جبکہ آئینی طور پر کسی بھی صوبائی اسمبلی کے لیے پارلیمانی سال کے دوران 100 working days مقرر ہیں جو کہ ایک خوش

آئند بات ہے۔معزز اراکین اسمبلی آج ہم بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کے اختتام کے موقع پر ایک اہم سنگ میل عبور کر رہے ہیں یہ صرف وقت کا گزرنا نہیں بلکہ ذمہ داریوں آزمائشوں فیصلوں اور عوامی توقعات کے لیے ایک بھرپور سفر کی تکمیل ہے۔دو سال قبل بلوچستان کے باشعور عوام نے ہم پر جو اعتماد کیا تھا وہ ہمارے لیے ایک اعزاز بھی ہے اور ایک مقدس فریضہ اور امانت بھی ہے۔اِن دو برسوں کے دوران اِس ایوان نے نہ صرف قانون سازی کے میدان میں پیش رفت کی بلکہ پارلیمانی روایات کے استحکام میں بھی اپنا کلیدی کردار ادا کیا۔یہاں ہونے والی بحث مباحثہ بعض شدید نوعیت کی بھی رہی جیسے آج ہوئی ہے لیکن جمہوریت کا حسن ہے کہ مختلف آوازیں ایک آئینی چھتری تلے سُنی جاتی ہیں۔میں اِس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ تمام سیاسی اختلافات کے باوجود ایوان نے اپنی آئینی بالادستی اور وقار کو برقرار رکھا۔معزز اراکین اسمبلی دوسرے پارلیمانی سال کے دوران عوامی مفاد سے متعلق 33 مسودات قانون ایوان کو موصول ہوئے جن میں 28 مسودات قانون مختلف قائمہ کمیٹیوں کو refer ہوئے اور قائمہ کمیٹیوں نے اِن مسودات قانون پر کافی غور و خوض کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے ایوان میں اپنی رپورٹ پیش کی اور ایوان نے قائمہ کمیٹیوں کی سفارشات پر 20 مسودات قانون پاس کیئے جو کہ باقاعدہ قانون بن چکے ہیں اِس طرح پانچ اہم اور ضروری مسودات قانون ایوان سے براہ راست پاس ہوئے جب کہ 8 مسودات مزید غور و خوض کے بابت متعلقہ قائمہ کمیٹیوں کے زیرِ غور ہیں۔اُمید ہے کہ آنے والی نشست میں متعلقہ قائمہ کمیٹیوں کے سفارشات بھی ہاؤس میں پیش کر دی جائیں گی۔کل 26 سرکاری اور 30 غیر سرکاری قراردادیں اسمبلی سے پاس ہوئی ہیں۔اِس طرح کے 144 سوالات نمٹا دیئے گئے مختلف نوعیت کے کُل 25 توجہ دلاؤ نوٹسز موصول ہوئے ہیں جن میں تمام 25 توجہ دلاؤ نوٹسز کو اسمبلی میں خوش اسلوبی سے نمٹا ئیں ہیں۔مجلس حسابات یعنی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے صوبائی حکومت کے مالی حسابات پر آڈیٹر جنرل کے مختلف رپورٹس پر مختلف محکموں کے 397 پیراز پر غور کیا۔جس میں 45 settled مشروط طور پر settle ہوئے ہیں اور 251 موخر ہوئے ہیں جبکہ 87 پیراز اسپیشل ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی کو ریفر ہوئے ہیں جبکہ مارچ 2025 تک مختلف محکموں سے 6 ہزار 278 ملین روپے recover کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرائے گئے ہیں۔یہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو ایک credit آپ کو دینا ہوگا ذرا دل کھول کے اِن کو credit دیں کہ انہوں نے اچھا کام کیا۔ایوان کی کارروائی کی مزید شفاف اور منظم منانے کے خاطر قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی میں کل 37 ترامیم تجویز کیے گئے ہیں جو کہ ہاؤس سے متفقہ طور پر پاس ہوئی ہیں جو اب رولز کا حصہ بن چکے ہیں۔بلاشبہ جمہوریت میں اپوزیشن کا کردار قابل تعریف ہے جس کے بغیر اسمبلی ادھوری ہے۔لہٰذا میں دوسرے پارلیمانی سال کے دوران حکومتی اور اپوزیشن آراکین اسمبلی کی جانب سے چیئر کے ساتھ تعاون کرنے پر اُن کے کردار کو سراتا ہوں اور اُمید

ظاہر کرتا ہوں کہ وہ انشاءاللہ آئندہ بھی اِسی طرح مثبت کردار ادا کرتے رہیں گے۔ آخر میں مَیں ایک مرتبہ پھر تمام وزراء معزز اراکین اسمبلی، چیف سیکرٹری بلوچستان، آئی جی پولیس، اسمبلی اسٹاف، مختلف محکموں کے سیکرٹریز صاحبان، قانون نافذ کرنے والے اِداروں کے آفسران واہلکاران اور پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کے تمام نمائندگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے دوسرے پارلیمانی سال کے دوران اسمبلی کے اجلاسوں کے انعقاد میں ہمارا ساتھ دیا اُمید ہے کہ آئندہ بھی آپ تمام حضرات ایوان کے تقدس کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے رہیں گے۔ جومعزز اراکین اسمبلی بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی کاردگی رپورٹ پر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام تجویز سیکرٹری اسمبلی کے پاس بھجوائیں۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے دوسرے پارلیمانی سال کی کارگردی رپورٹ پر بحث مجموعی۔ یہ بعد میں دیکھیں گے اب میں آتا ہوں جن حضرات نے پرچیاں بھجوائی ہیں۔

(مداخلت)

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): کارکردگی کتاب چھپتی ہے تھوڑی سی اِس میں نظر ثانی کریں اِن میں تھوڑی سی غلطیاں ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ typing mistake ہے اُس کے بعد اُس کی correction ہو جائے گی۔

صوبائی وزیر: اِس میں تھوڑی غلطیاں ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹائپنگ mistake ہے۔

صوبائی وزیر: نہیں نہیں اُس میں بہت سی ہیں۔

جناب اسپیکر: اور غلطیاں ہیں؟

صوبائی وزیر: جنگیز خان مری کو پیپلز پارٹی میں وہ کیا ہے اسفند یار کاکڑ کو JUI میں کسی کو تھوڑی سی اِس میں غلطیاں ہیں۔

جناب اسپیکر: OK ٹھیک ہے correction کرلیں گے۔ point noted اجلاس کے بعد اِس کو آپ بیشک اسمبلی کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بتا دیجیے گا اور ہم اس کو correct کریں گے انشاءاللہ۔ اصغر رند صاحب۔

میر محمد اصغر رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرے! دو موضوع ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: نمبر ایک میں سب سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اِس نے میرے حلقہ انتخاب اور میرے علاقے میں ہمارا ڈسٹرکٹ کیچ جو ایک بہت آبادی کے حوالے سے بڑا area تھا

اور area کے بھی حوالے سے 14 لاکھ کی آبادی 300 کلومیٹر لمبا ہم وہاں کے جونمائندے ہیں especially اِس میں میر ظہور احمد بلیدی صاحب، حاجی برکت صاحب، میڈم مینا مجید ہم سب نے اُن سے request کی کوشش کی یہ جب ہمارے بزرگ میر محمد علی رند صاحب نے اپنے دور میں بھی بہت کوشش کی کہ تمپ ایک نیا ڈسٹرکٹ بن جائے تمپ اور مند تو وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کر کے اُس نے ہماری request مان لی ہمارے ڈسٹرکٹ کا notification ہو گیا جس میں مَیں اپنے colleague کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: اور دوسرا جناب اسپیکر صاحب! ایک مسئلہ ہے ہمارے سارے ڈیپارٹمنٹوں کا چونکہ میں کیبنٹ کا ممبر نہیں ہوں مجھے اِدھر بولنا پڑ رہا ہے گزشتہ دنوں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے کچھ ٹینڈر رہوئے ہمارے ڈسٹرکٹ میں، کیچ میں، ٹینڈر رہو گئے اخبار میں آ گئے راتوں رات ہمیں پتہ چلا کہ وہ شفٹ ہو گئے ہیں ہم نے بہت کوشش کی اپنا منسٹر ایجوکیشن اور سی این ڈبلیو والے دونوں بیٹھے ہیں شاید وضاحت کریں گے اور ساتھ ساتھ انرجی ڈیپارٹمنٹ کی بھی کچھ ہماری اسکیمیں تھیں وہ بھی ٹینڈر رہو گئے اخبار میں آ گئے پھر ہمیں پتہ چلا کہ کہیں اور چلے گئے۔ تو ہمارا ایک ہی رسائی ہے یہاں صوبائی اسمبلی ہے کیبنٹ کے ممبر نہیں ہیں تو مہربانی فرما کے آپ ہماری رہنمائی کریں۔

جناب اسپیکر: ظہور بلیدی صاحب آپ واپس آئیں گے؟ آپ اگر آ جائیں تو یہ تھوڑا سا، آپ کے سی ایم صاحب نہیں ہیں آپ اُن کو ذرا تھوڑا سا ok۔ ok please۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: تو اسمبلی کے توسط سے آپ ہماری رہنمائی کریں جناب کہ یہ ہم کس طریقے سے ڈیپارٹمنٹ اگر ہیں سیکرٹری ایڈیشنل سیکرٹری ہے ڈپٹی سیکرٹری پھر یہ ساری اسکیمیں اِن کے حوالے سے آپ کی رہنمائی چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی اسکیم شفٹ ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: اِس میں اپنا C & W کے بھی ہو گئے ہیں سلیم صاحب وضاحت بھی کریں گے۔

جناب اسپیکر: سلیم صاحب آپ بھی اِسی موضوع پر؟

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): جناب آپ نے مجھ سے پوچھا کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ اِسی موضوع پر یہ shifting والے پر؟ ok please۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے اِس حوالے سے پوچھا تو میں تھوڑا سا اِس پر تفصیلاً بتانا چاہوں گا اگر P&D کے منسٹر کو اگر دوبارہ بلا لیں تو بڑی مہربانی ہوگی کیونکہ یہ سارے

P&D کے ساتھ related ہیں۔

جناب اسپیکر: Minister P & D کو call کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: سارے related ہیں P & D کے ساتھ۔ یہ ایجوکیشن کے میرے خیال میں جو بات کی ہے اصغر رند صاحب نے یہ upgradation کے اسکیمات تھے PSDP کا حصہ تھا اور تقریباً میرے خیال میں کوئی 8 بلین کے اسکیمات ہیں overall بلوچستان کے مختلف ڈسٹرکٹس کے لیے تو ظاہر ہے تحصیل میں کوئی پرائمری کو مڈل بنانا ہے مڈل کو ہائی بنانا ہے تو اُسی کے حوالے سے نئے بلڈنگ overall پورے بلوچستان کے تھے تو یہ پہلے تو C&W کیونکہ C&W execution department ہے جو ڈیپارٹمنٹس کو دیکھ رہا ہے اگر irrigation کے جو انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ ایریگیشن کی جتنی بھی اسکیمات ہیں وہ ایریگیشن دیکھ رہا ہوتا ہے dam ہیں کینال ہے اور اِسی طرح اگر PHE کی ہیں تو وہ PHE ڈیپارٹمنٹ دیکھ رہا ہوتا ہے اگر پانی کا کوئی بھی ہو تو لیکن ہمیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کچھ عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ PMUs بنائے جارہے ہیں UP&D کے اندر اور اس حوالے سے ہم نے پہلے بھی پوچھا بھئی ظہور صاحب تو ہمارے بڑے مہربان دوست بھی ہیں اور چیزوں کو بڑے سمجھتے بھی ہیں اور ذمہ دار شخصیت بھی ہیں اور کافی دفعہ اس اسمبلی کا حصہ بنے ہیں لیکن جہاں تک اُن چیزوں کو دیکھا جائے تو اِس میں بہت سارے ابہام پیدا ہوتے ہیں کہ اس طرح کی چیزیں کیوں کی جاتی ہیں؟ کیونکہ پلاننگ کمیشن کا جو ایک rule ہے اُس کے مطابق جو اُن کا اپنا exercise کیا ہوا جو rule ہے جو کہتا ہے کہ اگر کوئی بھی آپ کی سکیم جو 3 بلین کی ہو یا 3 بلین سے اُوپر کی ہو تو اُس کا PD بنائیں اُس کو آپ nominate کریں لیکن اِس طرح کی اسکیمات کو merge کر کے چھوٹی چھوٹی اسکیمات کو جو ایک ڈسٹرکٹ میں بن رہی ہوتی ہیں مختلف بلوچستان کے تحصیلوں کے اندر یونین کونسلز کے اندر وہ کوئٹہ میں بیٹھ کر ایک PD کس طرح manage کرتا ہے؟ پہلے تو یہ بتا ہے کہ اُس کے پاس کتنے human resources ہیں کہ وہ اِس چیز کو دیکھ رہا ہوتا ہے جو کوئٹہ میں بیٹھ کر ٹینڈر کر کے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھا اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے اِس پر کافی ٹینڈر بھی ہو چکے تھے اب یہ بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے جو C&W نے جو ٹینڈرز کیے ہیں آیا کہ وہ continue ہوں گے یا وہ کینسل ہوں گے اُس کے بعد میرے خیال میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک PD بنا کر یہ ساری جو اسکیمات کے جتنے بھی پیسے تھے وہ PD کے حوالے کیے اب وہ شاید میرے خیال میں ٹینڈر کرنے جارہا ہے جو اصغر رند صاحب نے بھی گزارش کی ہے تو یہ ہمیں تھوڑا سا بتایا جائے U P&D کی طرف سے کہ یہ کس قانون کے تحت یہ کیا جارہا ہے اور اس کا کیا mechanism ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے context میں اگر یہ چیزیں بہتر

ہو رہی ہیں اچھی ہو رہی ہیں ٹھیک طریقے سے چل رہی ہیں تو کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اِسی طرح میں نے دیکھا ہے C & W کے بہت سارے اسکیمات U P & D میں شفٹ کیے جا رہے ہیں اب U P & D کی کیا capability ہے اُس کے کیا human resources ہیں وہ بھی بتایا جائے اور C&W ایک huge ڈیپارٹمنٹ ہے جو پورے بلوچستان میں اُس کا پورا ایک structure موجود ہے۔ تو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ C&W سے بہتر اگر یہ ڈیپارٹمنٹ بہتر طریقے سے کام کر رہا ہے تو میرے خیال میں اس ڈیپارٹمنٹ کو پھر ختم کر دینا چاہیے۔ خوامخواہ آپ ایک سال میں کروڑوں اربوں روپے ایک ڈیپارٹمنٹ میں خرچ کر رہے ہیں جو انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے جس کا کام یہ ہے کہ یہ اِن چیزوں۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کی سکیمیں اور انرجی کی سکیمیں شفٹ کی ہوئی ہیں؟

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: یہ اِنرجی کا تو مجھے پتہ نہیں ہے اِنرجی کا تو میرے خیال میں مَیں نے سنا ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہوئے ہیں؟ اب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اِنرجی سے کیا کام۔

جناب اسپیکر: ڈیپارٹمنٹ کو انرجی کی سکیمیں شفٹ ہوئی ہیں؟

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: شاید میرے خیال میں اِسی طرح اصغر صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا اور آپ کی کدھر ہوئی ہیں شفٹ؟

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: سر میری تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں شفٹ ہوئے ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں PD بنایا گیا ہے یا PMU کے ذریعے کیے جا رہے ہیں۔ حالیہ میرے خیال میں کوئی ایک یا ڈیڑھ بلین کے ہمارے اسکیمات تھے جو شفٹ کر کے شاید کسی کی خواہش پر اُس پر بھی PMU بنایا جا رہا ہے جو ہیلتھ کے ہمارے اسکیمات جو ٹینڈر بھی ہو چکے تھے لیکن کہیں سے خواہش ظاہر کی گئی ٹینڈر cancel کیئے گئے اب یہ سمجھ میں نہیں آ رہی ہے ایک طرف پورے governance کے ماڈل کو ہم کس طرح بلوچستان کو ٹھیک کریں گے ایک طرف اتنی بڑی دہشت گردی بلوچستان face کر رہا ہے اُوپر سے اِس طرح کی۔ یہ چیزیں تو میرے خیال میں اپوزیشن والوں کو highlight کرنا چاہیے تھا یہ جو چیزیں لیکن ظاہر ہے اصغر رند صاحب نے یہ بات کی تو کہنا پڑا کیونکہ کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی C&W پر یہ نہ آئے کہ یہ چیزیں کیوں ہو رہی ہیں۔ اب QDA بھی روڈ بنا رہا ہے لوکل گورنمنٹ بھی روڈ بنا رہا ہے UP&D روڈ بنا رہا ہے اور C&W بھی روڈ بنا رہا ہے بلوچستان کے عام عوام کو تو پتہ نہیں ہے کہ یہ execute کون کر رہا ہے تو وہ سارا جو بھی جس نے بھی برا بھلا کہنا ہے وہ C&W کو ہی کہنا ہے۔ تو اس پر میری گزارش

ہوگی اس پر واضح طور پر ہمیں بتایا جائے کہ یہ کس پالیسی کے تحت کیا جارہا ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے context میں اگر بہتر ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔لیکن میں UP&D کے منسٹر کو یہ بھی گزارش کروں گا کہ اِن PDs کو مہربانی کرکے ایک ہیلی کاپٹر بھی دے دیں تاکہ وہ پورے بلوچستان کا کم ازکم vist بھی کرلیں یا پھر ایک ایک جگہ پر اُس quality کو بھی ensure کرائیں۔اگر PD کوئٹہ میں بیٹھ کر پورے بلوچستان کے جو ہے وہ ٹینڈر کر کے اُس کی quality کو کس طرح maintain کریں گا مجھے تو یہ چیزیں سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔لیکن اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے context میں یہ بہتر ہے تو بے شک کرلیں۔لیکن تھوڑا سا اُس قانون کا حوالہ ہمیں بھی بتادیں ہمیں مطمئن بھی تھوڑا سا کرے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ C&W بہتر طریقے سے کام نہیں کررہا ہے تو میں خود as a minister کہتا ہوں کہ اس department کو ختم کردیں کیوں بلوچستان کے اُوپر ایک بوجھ بن رہا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔thank you۔تشریف رکھیں پلیز۔جی عبدالرحمٰن کھیتران صاحب آپ بھی اسی موضوع کے اُوپر۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر ایک منٹ ہماری معزز honorable special guest آج یہاں پرموجود ہے میں اُنہیں ویلکم کرنا چاہتی ہوں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب اسپیکر آپ جس کو فلور دیں اُس کو بات کرنی چاہیے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں کیا میں نے آپ کو کہا ہے؟

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر ہماری honorable respectable special guest یہاں پرموجود ہے گیلری میں اور اُنہیں میں ویلکم کرنا چاہتی ہوں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! یہ طریقہ نہیں ہے یہ چیزیں فرح عظیم شاہ صاحبہ میری گزارش سنیں۔یہ پھر چیزیں خراب ہوجاتی ہیں آپ کو نہیں بولنا چاہیے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! آپ بلوچستان کا نام روشن کررہی ہیں دُنیا میں۔

جناب اسپیکر: میری گزارش سنیں آپ آپ تشریف رکھے۔مائیک بند کریں۔میں جب کہتا ہوں کہ

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر ایک honorable لڑکی،بچی from نوشکی۔یہاں پرموجود ہے۔ہم اُسے ویلکم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: محترمہ آپ طریقہ سیکھیں ناں ویلکم کرنے کا۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر طریقہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: آپ بیٹھیں نہ آپ خود اپنے طریقے سے کہہ رہی ہیں اور خود تصدیق بھی کر رہی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ آپ جو بول رہی ہیں آپ کا on record کچھ بھی نہیں آ رہا ہے آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنا وقت بھی ضائع کر رہی ہیں ہمارا وقت بھی ضائع کر رہی ہیں۔ آپ کے جو guest آئے ہیں آپ کو کھڑے ہو کر ویلکم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے ایک پرچی کے اُوپر وہ لکھیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے یہ اسمبلی اس طرح نہیں چلے گی فرح عظیم شاہ صاحبہ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ) یہ کیا ہو رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے یہ اسمبلی اس طرح نہیں چلے گی۔ فرح عظم شاہ صاحبہ اگر آپ دوبارہ اس طرح کام کریں گی آپ اگر دوبارہ اس طرح کی کام کریں گی تو میں آپ کو پھر اسمبلی سے باہر بھی نکال دوں گا آپ کے سیشن بھی suspend کروں گا یہ آپ کو بتا دوں۔ آپ اس طرح نہ کریں آپ افراتفری پھیلا رہی ہیں یہاں پر۔ میں نے فلور دیا ہے سردار عبدالرحمٰن کھیتران کو۔ اور آپ بیچ میں کھڑے ہو کر بولنا شروع ہو گئی۔ آپ کو نہیں بولنا چاہیے ناں۔ آپ کاغذ کے اُوپر لکھیں سیکرٹری کے پاس بھجوائیں کہ یہ honorable member آئے ہوئے ہیں سیشن attend کر رہے ہیں ہم اُس کو آپ کی behalf پر ویلکم کریں گے پھر آپ کو موقع دیں گے ویلکم کرنے کا۔ آپ کا جب جی میں آ جائیں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ آپ افراتفری نہ پھیلائیں تشریف رکھیں۔ مہربانی کر کے۔ جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب!۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: عبدالرحمٰن کھیتران صاحب میں معذرت کے ساتھ یار یہ House پھر چلے گا نہیں اس طرح۔ پھر اس طرح افراتفری ہو گی کوئی اُدھر سے کھڑا ہو کر بولے گا کوئی ایسا کھڑا ہو کے بولے گا نہ اُس کی آواز اُن کو سنائی دے گی نہ اُن کی بات یہ سنیں گے نہ کسی مقصد کی طرف پہنچیں گے۔ ایک سسٹم ہے ایک طریقے کے مطابق میں جس کو فلور دیتا ہوں اسپیکر کو appoint کرنے کا یہی مقصد ہے کہ House کو ایک discipline کے تحت چلایا جائے آپ سے گزارش ہے مہربانی کر کے جس کو ہم فلور دیتے ہیں آپ چلاؤ۔ جی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب پلیز!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! گزارش ہے کہ اس جو بھی اصغر رند صاحب نے اور سلیم صاحب نے کہا یہ اب ایک تو بلوچستان تقریباً جو بڑی اسکیمیں ہیں وہ پی ڈی پر چلے گئے ہیں تو جس جگہ بھی بلین سے اُوپر جا رہی ہے وہاں پر پتہ نہیں کیا interest ہے وہاں پر پی ڈی۔ اور UP&D۔ UP&D کا خاص نہ کوئی انجینئر ہے نہ سلسلہ ہے۔ بلکہ عام لوگوں کو جو اسکیمیں دی جاتی ہے وہ باضابطہ اُدھر mention کرتے ہیں کہ جی ہمارے حلقے کا جو ایم پی اے ہیں یا وہ منسٹر ہے تو یہ UP&D کو دی جائے۔ اب میں آپ کو مثال دیتا ہوں موسیٰ خیل کی جیسے میرے

فاضل دوست نے کہا موسیٰ خیل میں روڈ تھا بلڈنگ تھی اور BHU سیدھی تھی وہ میرا حلقہ ہے وہاں پر وہ میں C&W سے نکال کے UP&D کو دیا گیا۔ اسی طریقہ سے واٹر سپلائیاں ہیں مزے کی بات واٹر سپلائیاں میں mention کر رہا ہوں بارکھان میں دی گئی ہے۔ PHE UP&D کو بند ہونا چاہیے۔ اچھا ایک ہمارے فاضل دوست ہے میں اُس کا نام لوں گا میں بڑا outspoken ہوں خضدار سے اُن کے CM صاحب کے بہت یارِ غار ہیں بہت قریبی ہے آغا شکیل صاحب اُس کو فنڈ دیا گیا اُس کی تمام جتنی بھی واٹر سپلائیاں ہیں UP&D کر رہا ہے اب UP&D پتہ نہیں ہے کیا؟ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا اسی طریقے سے جو PHE ہے اُس کے مثال کے طور پر اب میرے دوست ناراض نہ ہو۔ آکڑا ڈیم کی raising تھی۔

جناب اسپیکر: سر میں تھوڑا سا interfere کر رہا ہوں بیچ میں سلیم کھوسہ سے میں نے ایک سوال پوچھنا تھا۔ آپ نے پی ڈی کے حوالے سے کام کا کچھ ذکر کیا تھا۔ فیڈرل گورنمنٹ کے کوئی instructions ہیں کہ پی ڈی کے۔

وزیر موصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: جناب اسپیکر اپنا جو وہ اُن کا رول ہے اُس کے مطابق three billion کا اگر کوئی اسکیم ہے یا اُس سے اُوپر تو اُس پر آپ پی ڈی لگا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: three billion کا ایک اسکیم؟ not collective schemes

وزیر موصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: ایک اسکیم single scheme

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: not collective

جناب اسپیکر: ok

وزیر موصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: بیس، تیس لاکھ کے جو اسکیمات ہیں overall بلوچستان کو merge کر کے ایک 8 بلین بنا کر پی ڈی بنایا جائے وہ کس رولز کے تحت ہوتا ہے تو یہ P&D ہمیں تھوڑا سا بتا دیں۔ single scheme اگر تین بلین کا ہے تو اُس کا پی ڈی بنائیں۔ بالکل بنالیں even کے اگر 2 ارب 90 کروڑ کا بھی اگر ہے تو وہ بھی آپ نہیں بنا سکتے ہیں رول کے تحت پلاننگ کمیشن کے رول کے تحت۔ لیکن اگر تین بلین یا تین بلین سے اُوپر ہے تو پھر اُس پر پی ڈی بنا دے۔

جناب اسپیکر: done. سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب!

(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): آکڑا ڈیم کی up raising تھی میرے خیال سے 2 ارب کا ہے تو وہ غلطی سے PSDP میں اریگیشن میں چلا گیا اُس پر cabinet ہوئی cabinet نے decision دیا ہے کہ یہ PHE کا ہے ڈیم بھی اُسی کا ہے پائپ لائن اُسی کا ہے سسٹم۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ PHE جو ہے نہ میری میراث ہے

یا یہ میں ایک اصول ل کی بات کر رہا ہوں وہ ایک cabinet decision آئی دوسری cabinet decision آئی کہ نہیں جی واپس اریگیشن کو تمام واپس۔اچھا اسی طریقے سے خضدار کی ایک اور اسکیم ہے یہ جو clean drinking water ہے اس کے علم میں ہے میں نے اس کے علم میں بھی لایا ہے P&D کا منسٹر بیٹھا ہوا ہے آپ کو ہم فلٹریشن پلانٹ لگا کر دیتے ہیں PHE اُس کا اخراجات اُٹھاتی ہیں اُس کی نگہبانی کرتی ہے اُس کے لیے employee کرتی ہے۔P&D میں اُس کو رکھ کے میں نے سی ایم کے علم میں لایا ہے چیف سیکرٹری کے علم میں لایا ہے لیکن سنا اور گیا۔تو وہ اُس پر بھی وہ بھی میرے خیال میں دوڈھائی ارب کی ہے۔وہ بھی پی ڈی لگا کر اپنے مرضی سے اچھا 120 days کا ایک پی ڈی پھر اُس کی advertisement کے بعد دوسرا پی ڈی تو یہ پی ڈیز پر بلوچستان چل رہا ہے جناب اسپیکر صاحب۔ہماری گزارش یہ ہے ہم حکومت میں مولوی پھر کہے گا کہ سارے استعفیٰ دے دو وہ بھی ٹائم آرہا ہے۔تو ایک سسٹم ہے آپ نے ایک سسٹم بنایا ہے لوکل گورنمنٹ جو چھوٹی اسکیمیں ہوتی ہیں لوکل گورنمنٹ اب کئی ایسے اسکیمیں ہیں جو لوکل گورنمنٹ میں شفٹ کر دی گئی لوکل گورنمنٹ کی اُٹھا کے اُدھر بھیج دی گئی ہیں۔اریگیشن کے اسکیمیں کئی اور چلی گئی ہیں، PHE کی اسکیمیں UP&D ہے اریگیشن ہے۔C&W کا یہ حال ہے energy department ہے اُس کے پاس skill ہے سب چیز ہے وہ اُٹھا کر ایجوکیشن کے پاس ایک زمانے میں تھرڈ ایجوکیشن تھی میں منسٹر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ کی PHE کی بھی اسکیمیں ہیں جو کہ PHE سے کئی اور بھیجی گئی۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: خضدار کی تمام واٹر سپلائی جو آغا شکیل نے identify کی ہیں اور تمام کی تمام یو پی این ڈی۔

جناب اسپیکر: اُس کی total amount کتنی بنتی ہے۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: وہ collective ہے میرے خیال ہے کوئی ایک ارب تو ہوگا۔اتنا ہے۔ہر دوستوں کو تو ایک ارب، ڈیڑھ ارب سے نوازا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: تو UPND is a department۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یو پی این ڈی میں چلے گئے ہیں. even بی ڈی اے میں بہت ساری اسکیمیں بی ڈی اے چلے گئے۔سی اینڈ ڈبلیو کی بھی، بی ڈی اے میں بھیجی ہیں۔ہماری اسکیمیں بھیجی ہیں۔تو یہ ایک عجیب گورننٹس کا۔مَیں کیا اس کو نام دوں؟ تو مہربانی کر کے ہم آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں۔میں ایک اور نشاندہی کرتا ہوں بھلے جو بھی میرے خلاف action ہوتا ہے Cabinet میں ایک چیز کا وجود نہیں ہوتا ہے جب minutes آتے ہیں

discussion ہو رہا ہے۔ یہ جو بھی Cabinet ممبر ہیں حلفاً بتائیں کیسے ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے۔ include ہوتا ہے۔

یا پھر وہ کیا ہے جو بھیجتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ minutes۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: Circulation،Circulation پر ایمرجنسی۔ circulation کا مطلب ہے کہ بہت ہی ایمرجنسی آ گئی ہے۔ طوفان آ گیا ہے۔ حالت جنگ میں ہیں۔ تب تک عام چیزیں سے circulation میں آ رہی ہیں. پھر Cabinet کا وجود بھی ختم ہو گیا. تو میری گزارش یہ ہے کہ کوئی آپ اس پر رولنگ دیں کیوں کہ Cabinet اس سے نکل آئے کیبنٹ بنی ہے، یہ upper مقام ہے۔ یہ جو ایوان ہوتا ہے وہ آئین سازی بھی ایوان کرتا ہے۔ یہاں سے قانون بنتے ہیں۔ یہ سب سے بالاتر ہے۔ ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ اس کے بارے میں آپ رولنگ دیں کہ جس کا کام اُسی کو ساجھے۔ پانی پینے کا ہے وہ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ ہے۔ ڈیم ہے زراعت کا ہے اُس کا اپنا ایک سسٹم ہے۔ سی این ڈبلیو کا ایک بہت وسیع محکمہ ہے۔ چیف انجینئر سے لے کر ایک ڈرافٹ مین تک اس کے پاس اسٹاف ہے اُس کا اس کے پاس ہونا چاہیے۔ ایجوکیشن کا۔ کل تو پھر یہ ہوگا کہ ہم سی اینڈ ڈبلیو کا انجینئر اُٹھا کے ہیڈ ماسٹر لگا دیں گے ہیڈ ماسٹر کو جو ہے ناں ہم ڈی ایچ او لگا دیں گے۔ تو یہ سلسلہ ہو رہا ہے۔ ہم اپنی حکومت کے خلاف نہیں ہیں۔ لیکن یہ غلط ہو رہا ہے آپ سے ہماری گزارش ہے آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں۔ آپ اس پہ ہمیں رہنمائی کریں یا اس پر رولنگ دیں کہ کیا ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: thank you فیصل جمالی صاحب آپ اسی موضوع کے اوپر تو نہیں بولنا چاہ رہے تھے۔ ایک منٹ ایک منٹ جی آپ اس موضوع کو تو نہیں بھول رہے ہو۔ فیصل جمالی صاحب کا۔ جی بتائیں۔

سردارزادہ فیصل خان جمالی (وزیر محکمہ امور حیوانات و ڈیری فارم ترقی): سر پہلے جو development کے جو آئے۔ اس میں دو تین چیزیں ہمیں جو issues آ رہے ہیں، اس کے اوپر بات کرنا چاہوں گا اس پر مین ہمارا جو ہے وہ واپڈا کا ہے۔ جی کیسکو کا۔

جناب اسپیکر۔ وہ آپ کا کوئی سکیم وغیرہ shift تو نہیں ہوئے ہیں۔

وزیر محکمہ امور حیوانات و ڈیری فارم ترقی: سر shift نہیں ہوئی ہیں لیکن delay ہے ابھی 2024.

جناب اسپیکر: وہ ایک اور ssues ہے آپ صرف دیکھیں آپ کو بھی موقع دیتا ہوں پھر آپ اپنے پوائنٹس سارے۔ کہ بس ٹھیک ہے۔ ایجنڈا ختم ہو گیا ہے۔ بحث کے لیے پرچیاں آ رہی ہیں تقریباً میں اکٹھے کر کے کرالوں گا اس کو۔ ایجنڈے پہ چل رہے ہیں ایجنڈا ہے۔ یہ سارے ہمارے معزز اراکین کی پرچیاں اسی کے لیے آئی ہیں ناں۔ سر!

ایجنڈا ختم ہو گیا ناں (مداخلت)۔ایجنڈے میں کیا لکھا ہے۔آپ بتائیں آپ کے پاس بھی پڑا ہے۔بحث کے لیے میں نے honorable, مولوی صاحب میں نے بحث کے لیے honorable ممبر سے نام منگوائے ہیں. نام. دو نام ٹوٹل آئے ہیں میرے پاس یہ باقی سارے جو باقی سارے جو ہیں ناں۔وہ دوسرے پرچے ہیں جو اپنے موضوع کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں اسی لیے ایجنڈا ہی ہے۔ایجنڈا اس میں کوئی ایشو نہیں تھا۔مسئلہ ہے۔ایجنڈا ہے۔سردار صاحب آپ تشریف رکھیں۔ظہور صاحب! آپ اس میں تھوڑا سا آپ ہماری رہنمائی کریں۔اچھا میں اس سے پہلے، سوال یہ ہے کہ پہلے تو یہ بتائیں کہ اتنے اسکیمیں جو کہ ایک ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر بھی کئے ہیں۔اُس کو آپ نے پھر اُٹھا کے شفٹ کر دیا ہے اور پھر کیسے ڈیپارٹمنٹ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کی ہے۔جہاں کا ایجوکیشن کا example, solarization for کے ساتھ کیا کام ہے ایجوکیشن کا پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ساتھ کیا کام ہے۔ایجوکیشن کا بلڈنگ اور روڈ کے ساتھ کیا کام ہے۔وہاں پر۔کیا وہاں پر کوئی ایسا section ہے جو کہ پورے بلوچستان میں وہ اس کام کو دیکھ رہا ہے؟ یا پھر یہ کہ اس کو بس دراوڑ دیے جا رہے ہیں۔اور وہ بھی قانون کے بغیر کیا یہ چیزیں Cabinet نے پاس کی ہیں کوئی directive issues ہوئے ہیں؟ کس بنیاد کے اوپر کی گئی ہے ہماری طرح پر رہنمائی کریں ذرا۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: شکریہ جناب اسپیکر سب سے پہلے جو ہماری اپوزیشن نے آج بات نہ کرنے کا عندیہ دیا ہے۔تو ہمارے کچھ وزراء نے جو ہے ان کی جگہ لے لی ہے حالانکہ یہ باتیں ساری کابینہ کی ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل کابینہ کی باتیں۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: اس کو کوئی اعتراض ہے تو کابینہ نے اس پر جو ہے ہر کسی کو بولنے کا پورا حق حاصل ہے اور لوگ بولتے بھی ہیں لیکن میں حیران ہوں کہ ہمارے جو معزز دوست ہیں، انتہائی عزیز دوست ہیں۔ان کو سب چیزوں کا پتہ بھی ہے اور پھر بھی آ کر اسمبلی میں یہ پوائنٹ اُٹھاتے ہیں البتہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جو ہمارے جو خاص کر پی ڈی شپ کے حوالے سے پلاننگ کمیشن نے ایک manual جاری کی ہے کہ 3 billions سے اوپر جو بھی پروجیکٹ ہوگا اس پر پی ڈی لگایا جا سکتا ہے۔اب پی ڈی رکھنے کے ایک دو طریقے ہیں جو بلوچستان کی جو کابینہ نے پی ڈی شپ پالیسی منظور کی ہے۔اس میں انہوں نے یہ کہا کہ اس کو open اس کی biding کریں۔

(آذان عصر)

جناب اسپیکر: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ظہور بلیدی صاحب ذرا یہ بھی بتا دیجئے گا یہ یو پی این ڈی جو ہے یہ تو urban planning and development تو یہ رولر کے کام کے کیسے کر رہے تقریباً یہ بھی ذرا بتا دیجیے۔

وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: جناب اسپیکر صاحب میں! تفصیل بتاتا ہوں جس طرح میں عرض کر رہا تھا کہ

بلوچستان میں جو ہے مختلف پروجیکٹس ہیں۔ کچھ جو ہیں وہ Departmental ہیں کچھ جو ہیں foreigner کے پروجیکٹس ہیں کچھ اسکیمات umbrella ہیں اب پروجیکٹ کی نوعیت کو دیکھ کر جو sponsoring ڈیپارٹمنٹ ہے وہ اس کو جو ہے پی این ڈی کے توسط سے اس کا tender plot ہوتا ہے۔ تو اس میں کمیٹی بنی ہوتی ہے اے سی ایس کی سربراہی میں۔ جس میں executive یا implementing ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا بھی جو ہے secretary اس کا ممبر ہوتا ہے۔ تو وہ سب مل کر اس کی پی ڈی appoint کرتے ہیں۔ البتہ جو ہمارے معزز دوست نے کہا اب کچھ ایسے اسکیمات ہیں جس طرح حکومت نے فیصلہ کیا کہ بلوچستان میں shutterless سکول بنانے ہیں اور وہ بڑے تعداد میں۔ 3 ہزار یا نے 4 ہزار بنانے ہیں تو اس حوالے سے umbrella project بنا کے اس کا ایک جو ہے ایک project declare کر کے پی ایم یو بنا کے اس کو جو ہے آگے چلاتے ہیں اسی طرح promoted buses for girls degree colleges اب ہر بس کے لیے تو الگ جو ہے وہ کوئی ایکس ای این تو اس کو ٹینڈر تو نہیں کریں گا اگر 20Buses کرنی ہے تو اس کو ایک پی ایم یو بنا کر پی ڈی اس کا مقرر کر کے اس کو جو ہیں وہ ٹینڈر کرتے ہے ایک Criteria کے مطابق اس کا پی ڈی رکھا جاتا ہے البتہ کچھ issues ضرور آتے ہوں گے کئی پر Departmental issues ہوتے ہوں گے۔ اور لیکن change of purely کابینہ کا جو domain ہے۔ کے مطابق اس کا پی ڈی رکھا جاتا ہے البتہ کچھ issues ضرور آتے ہوں گے کئی پر Departmental issues ہوتے ہوں گے۔ لیکن change of purely کابینہ کا domain ہے۔ جو بھی اسکیمات اگر میں C&W میں reflect ہے اگر اُس کو P&D میں بھیجنا ہے جو P&D جو ہے reflect وہ کسی اور Departmental اُس کو لے جانا ہے۔ تو وہ باقاعدہ ایک Procedure کے تحت وہ کابینہ میں جاتا ہے اور کابینہ میں وہ Discuss ہو کے وہ پھر اسی Department کو reflect ہو جاتا ہے جہاں تک P&D کو کتنی اسکیمات گئی ہیں۔ تو یہ جب PSDP اُس وقت بن رہی ہوتی ہے تو Differently جو PSDP میں لوگ Input دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں کابینہ کیسے یہ اسکیمیں شفٹ کرسکتی ہے ایک Department سے اٹھا کر تقریباً کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں لے کے جانے کی۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: یہ کابینہ کا استحقاق ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ کس رولز کے تحت استحقاق ہے یہاں کوئی پارلیمانی لاء سیکرٹری ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: نہیں کابینہ کا یہ استحقاق ہے کہ وہ جب بھی چاہے جو بھی ضرورت محسوس کریں وہ کسی وقت

کوئی نئی اسکیم Initiate کر سکتا ہے اور کوئی بھی Departmental Changes وہ کر سکتا ہے۔ البتہ اُس کی جو Approval ہے وہ اسمبلی سے Throw supplementary۔

جناب اسپیکر: یہ آپ ذرا سیکرٹری لاء بلائیں۔ اس سے ذرا پوچھیں سیکرٹری اسمبلی صاحب۔ سیکرٹری لاء سے پوچھیں گے یا کسی اور سے۔ اچھا ایڈووکیٹ جنرل اس پر رائے دیگا، بلائیں ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو بلائیں۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: یہ کابینہ اور ہر حکومت کا استحقاق ہے۔ supplementary بجٹ اور۔ Supplementary Grant اسمبلی سے آخر منظور ہوتی ہے وہ تو گورنمنٹ کی Expenditure ہے کہ وہ ڈویلپمنٹ مد میں استعمال کرتی ہے۔ یا نان ڈویلپمنٹ مد میں استعمال کرتی ہے۔ تو پھر آخر میں اس کی Supplementary Grant کی Approval اسمبلی بجٹ Session سے پہلے دے دیتی ہے۔ البتہ جہاں تک PD مقرر کرنے کا جو تعلق ہے وہ Criteria تو سب کے سامنے واضح ہے اور ہمارے معزز وزراء، کو اچھی طرح پتہ ہے کہ اس میں میرا کتنا Input ہے یا کتنا نہیں ہے۔ تو اُسمیں اگر مجھے وہ موردالزام ٹھہرا کر مجھ سے جواب طلبی مانگ رہے ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں لیکن اُسی طرح اسپیکر صاحب! آپ کے بھی Knowledge میں ہے سلیم کھوسہ صاحب اور عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کے بھی Knowledge میں ہے۔

جناب اسپیکر: سر! نہیں ہماری تو ایسی کوئی چیز Knowledge میں نہیں ہے۔ آپ نے ابھی گورنمنٹ نے 6-5 ارب روپے کا جو رمضان Package Announce کیا ہے اب مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ وہ آپ اُس کو جی۔۔۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): 6 ارب روپیہ ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ مَیں، آپ نے Cabinet سے Approval لیا ہے۔ آپ نے کس کھاتے پر کیا ہے۔ پھر آپ نے اِس اسمبلی سے Approval کیوں نہیں لیا ہے Last time اگر آپ کو یاد ہو Re-appropriation کہ ہماری یہ بات ہوئی تھی Re-appropriation پر یہ بات ہوئی تھی۔ کہ آج جب Extra amount استعمال کریں گے۔ تو آپ اسمبلی کو on board لے کر کریں گے۔ یا پھر آپ نے کہاں تھا کہ یہ اب یہ سال ختم ہوگا تو آپ ضمنی بجٹ میں اُس کو آپ لاکر پھر Approval لیں گے پھر کہیں گے کہ پیسہ تو خرچ ہوگئے ہیں اب وہ تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اسمبلی نے Approval دینا ہے۔ لیکن آپ نے اتنا بڑا Package Announce کیا ہے اور آپ نے ہاوس کو On board بھی نہیں لیا ہے۔ اچھا دوسری بات یہ ہے کہ اور اسکیم ہے 12 ارب روپے گورنمنٹ نے دیئے ہیں۔ کوئٹہ شہر کی صفائی کے لیے۔ اب اُس کے ساتھ ایک پرائیویٹ کمپنی کو یہ Contract دی ہے اُس کے ساتھ مشینری لوکل گورنمنٹ اُس کی Disposal پر رکھی ہے۔ اب یہ مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے۔ جی۔

جناب اشوک کمار: میں آپ سے گزارش کرر ہا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی آپ مجھے بولنے دیں۔

جناب اشوک کمار: جسطریقے سے آپ نے فرمایا۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب اشوک کمار: مَیں تو آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ Custodian of the House اس پر رولنگ دے کر ---

جناب اسپیکر: wait کریں۔

جناب اشوک کمار: اچھا سر! دوسری بات یہ PSDP Plus جو کہہ رہے ہیں۔اُن میں بھی دیا گیا ہےلیکن کسی کونہیں دیا ہوا ہے۔اپنوں کونوازا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! اُن کا بھی تو پتہ لگنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں ok پلیز تو یہ دو، تین چیزیں ہیں For example ایک تو Just a minute ڈاکٹر صاحب ایک تو PD کا لگانا۔مختلف اسکیمیں اکٹھی کر کے اُس کو 3 ارب Plus بنا کر پھر اُن کو PD کے حوالے کرنا ایک۔دوسری بات یہ ہے کہ ایک Departmental اسکیم ہے اُس کو اٹھا کر یعنی for example Solarization جہاں سولر پلیٹ لگتی ہیں Department Energy بنا اسی لئے ہے۔آپ اُس کی اسکیم اٹھا کر آپ نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو دے دی ہے۔اب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے Solarization کے ساتھ کیا کام ہے۔یہ اس طرح کی چیزیں ہیں۔جو کہ یہ Alarming ہے

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ: Provincial disaster management Authority ٹھیک ہے۔یہ رمضان پیکج کونسا Disaster آیا ہے کہ اُسمیں چلا گیا ہے۔اگر آنا بھی تھا تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں آنا چاہیے تھا۔اُس کا PD بنا چاہیے تھا۔یہ Disaster Authority بغیر ٹینڈر ایک Petition پارٹی سے لیا ہے۔اللہ،اللہ خیر سلا۔

جناب اسپیکر: اپنا سلیم کھوسہ صاحب آپ کے جو ڈیپارٹمنٹ کی جو اسکیمیں تھی اُس کی amount کتنی تھی اُس کی وہ تو آپ کہہ رہے تھے مَیں سُنتا ہوں ایک منٹ۔ڈاکٹر صاحب آپ کی طرف آؤں گا۔جی سلیم صاحب بتائیں ذرا amount کتنی ہے آپ کی اسکیمیں کی جو شفٹ ہوئی ہے۔ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو۔

وزیر محکمہ مواصلات،ورکس،فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ وہ تو میرے خیال میں تقریباً کوئی آٹھ،بلین کے قریب ہے۔

جناب اسپیکر: آٹھ،بلین کے اسکیمیں ٹھیک ہے۔ ok جی ڈاکٹر نواز صاحب one minute please

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: جناب اسپیکر صاحب! یہ۔۔۔

جناب اسپیکر: ہم نے پہلے اس موزوں پر نمٹانا ہے آپ نے اسی پر اگر بولنا ہے تو ضرور بولے۔ جی۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: اسی پر مَیں بات کروں گا۔ مَیں ایک Example دیتا ہوں کہ میرے حلقے میں 2024-25 سے اسکیمیں تھی۔

جناب اسپیکر: یہ میرے خیال میں آپ کی Interest کی چیزیں نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے جو سکول ہیں یہ C&W سے لیکر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو دی ہے۔ اور اب تک ان سکولوں کی بُنیاد بھی نہیں رکھی گئی ہے۔ 2024-2025ء 2025-26ء کا تو ابھی تک نام و نشان نہیں ہے۔ اسوقت تین سکول ہمارے اپ گریڈ ہوئے تھے وہ C&W میں ٹینڈر بھی کئے لیکن Open ہونے سے ایک دن پہلے Cancel ہو گئے ہیں کیوں Cancel ہو گئے کہ اسے پراجیکٹ دی ہے کون ہے پراجیکٹ ڈائریکٹرز ہے، کون ہے پراجیکٹ ڈائریکٹر یا تو ٹیچر لگے ہوئے ہیں پراجیکٹ ڈائریکٹر یا تو کسی اور ڈیپارٹمنٹ کے یا لاء ڈیپارٹمنٹ سے یا دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے پراجیکٹ ڈائریکٹر کوئی بھی انجینئر اس وقت ڈائریکٹر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے اور وہ اُن کو پتہ ہی نہیں ہے ان کا Interest کیا ہے وہ تو آپ سب جانتے ہیں کہ ان کا کیا Interest ہوتا ہے اور یہ اسکیمیں جب ٹینڈر بھی ہوئی ہیں C&W نے بھی وہ ٹائم پر کام کرتے ہیں۔ اور سکول بناتے ہیں۔ اور صحیح طریقے سے اُن کا سپروائزر سے لیکر سیکرٹری تک چیف انجینئر سارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوتے ہیں Experience ہوتا ہے تنخواہیں دے رہے ہیں اُن کو اور وہ یہ سسٹم چلا رہا ہے کیا وجہ ہے؟ کہ اِن کو ابھی پروجیکٹ بنا رہے۔ کیوں بنا رہے ہیں؟ اُن کے پاس نہ کوئی انجینئر ہے نا کچھ ہے Offices کے لاکھوں روپے اِن کا کرایہ جاتا ہے۔ وہ لوگ staff higher کرتے ہیں۔ جو پراجیکٹ کا 50% خرچہ اُن پر آجاتا ہے تو خاک پراجیکٹ بنیں گا۔ اِس لیے مَیں اپیل کرتا ہوں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ رولنگ دے especially جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں جو بھی ہیں Schemes ہیں یا دوسرا upgraded ہے اِنکو فوری طور پر منسوخ کر کے واپس C&W کو دی جائے۔ تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچ جائیں۔ سر! یہ میری request ہے آپ سے۔

جناب اسپیکر: جی، مَیں بخت کاکڑ صاحب آپ کچھ بولنا چا رہا ہے۔ after بخت صاحب آپ کی باری ہے Sorry, I'm sorry آپ کی طرف آنا تھا

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): Thank you. جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: آپ Honorable Member of the House کے ہے جی۔

وزیر محکمہ صحت: سب سے پہلے جناب اسپیکر صاحب! مَیں آپ کو اور تمام معزز ممبران کو جو پارلیمانی سال ہے 2 سال

پورے ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس انداز میں آپ نے اِس ہاؤس کو چلا یا اپوزیشن لیڈر اپوزیشن اور جو treasury benches کے اراکین ہیں۔ جس ماحول میں یہ 2 سال بلوچستان کی اسمبلی چلی۔ یقیناً یہ تاریخ کا حصہ ہے۔ ہم باقی assemblies کے Sessions کو وہاں کے businesses کو بھی دیکھتے آرہے ہیں کہ وہاں کس طریقے سے روزانہ جو بھی اجلاس ہوتے ہیں یقین credit goes to you اور میں appreciate کرتا ہوں اور شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ اپوزیشن کے ممبرز کا۔ اپوزیشن لیڈر کا۔ کہ 2 سالوں میں اُنہوں نے یہاں کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہمارے جو اس Agust House کے اور بلوچستان کی جو روایات ہے اُن روایات کی پامالی نہیں کی یقیناً حکومت پر تنقید بھی کی حکومت کیخلاف بات بھی کی واک آوٹ بھی کیے۔ لیکن جو limits باقی اسمبلیوں میں کراس ہوتی ہوئی۔ جہاں گالیاں بھی دیتے ہیں ایک دوسرے کو مکھیں بھی مارتے ہیں ایک دوسرے کو۔ الحمدواللہ اِن 2 سالوں میں ہماری اسمبلی میں ایسا کچھ نہیں ہوا۔ بلکہ جو ہمارے responsibility ہے کہ ہم نے Legislation کرنا ہے اور Legislation ہی کے ذریعے عوام کو ہم نے ریلیف دینا ہے۔ وہ آپ نے جو چیدہ وہ تھے۔ وہ پیش کردی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے تمام اراکین کتنے Legislation Interested میں جہاں تک ہیلتھ کا تعلق ہے جناب اسپیکر صاحب! اِس سال 2017 سے لیکر کے اَب تک پہلی مرتبہ 8Acts وہ پاس ہوئے 2017 سے اَب تک اتنی زیادہ ہیلتھ میں۔

جناب اسپیکر: بخت کاکڑ صاحب اگر مہربانی کرکے یہ جو issue چل رہا تھا development اور non development کے حوالے سے۔

وزیر محکمہ صحت: سر! میرے خیال میں آج جو وہ ہے session ہے یہ Purely development اور non development کے حوالے سے نہیں ہے بلکہ اِس حوالے سے کہ ہم legislation پر بات کریں ہم performance پر بات کریں کہ ہم نے کیا کام کیا ہے کس کس ڈیپارٹمنٹ نے کام کیا ہے وہ تو روزانہ کے جو بھی غیر سرکاری جو ہمارے دن ہوتے ہیں کارروائی کے اُس میں کام ہوتا ہے اُس میں ہم کرتے ہیں تو اگر ہم اِن چیزوں میں پڑیں کہ یہ اس میں چلا گیا اگر Performances میرے خیال میں Dirty laundry یہاں پر دھونا شروع کردیں۔

(مداخلت)

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔

وزیر محکمہ صحت: کسی ڈیپارٹمنٹ کی performance کیا ہے کس کی نہیں ہے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: done.ok بخت صاحب آپ کا point آ گیا۔

وزیر محکمہ صحت: میرے خیال وہ پھر اچھی بات نہیں ہوگی performance سب کو معلوم ہے کہ کس ڈیپارٹمنٹ کی performance کیا ہے کس ڈیپارٹمنٹ کی performance کیا ہے اگر صرف ۔سر! میں بات کر رہا ہوں مجھے بولنے دیں please (مداخلت)

جناب اسپیکر: Honorable member بول رہا ہے۔اُن کو ذرا ختم کرنے دیں ختم کرنے دیں اُن کو

وزیر محکمہ صحت: آپ مجھے ختم کرنے دیں۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: لیکن آپ بولیں گے وہ ختم کریں یا نہ کریں آپ بولیں گے۔آپ تشریف رکھیں۔مائیک اُن کے پاس ہے۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں،آپ تشریف رکھیں۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں میں نے کہا وہ ممبر بول رہا ہے آپ continue کریں please آپ continue کریں۔

وزیر محکمہ صحت: تو سر! جہاں تک تعلق ہے۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: آپ continue کریں please بولنے دیں اِس کو۔

وزیر محکمہ صحت: ہیلتھ کے حوالے سے۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: اُس سے کیا فرق پڑتا ہے۔مولوی صاحب بات تو forum پر کرنی ہے بات اسمبلی کے forum پر ہوتی ہے بھائی بات اسمبلی کے forum پر ہوتی ہے جب آپ ایجنڈے کو ہمیشہ super seat کرتے ہیں آپ جب اسمبلی کو روزانہ آپ جب روزانہ کی بنیاد پر آپ روزانہ کی بنیاد پر۔۔۔(شور مداخلت)

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن کا مائیک بند کریں۔بند کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ صبح سے ایجنڈا۔

جناب اسپیکر: بات آپ وزانہ کی بنیاد پر آپ ایجنڈے کو ہمیشہ super seat کرتے ہیں اور آپ اپنی مرضی کر رہے ہیں۔نہیں بیٹھیں آپ تشریف رکھیں نہیں ہوگا اِس طرح یہ ایسا ہوگا جس طرح ہم چل رہے ہیں اُسی طرح چلے گا یہ اِسی طرح چلے گا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ ذاتی ایجنڈا ہے (مداخلت)

جناب اسپیکر: مولوی صاحب میں آپ کو یہ اجازت نہیں دے سکتا (شور شور شور)

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسمبلی کا ایجنڈا کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اسمبلی کا ایجنڈا نہ چلانا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے میری ذمہ داری ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ چلا رہے ہو۔

جناب اسپیکر: میری ذمہ داری کو آپ چھوڑ دیں وہ میرا کام ہے میں نہیں چلاؤں گا وہ میرا کام ہے آپ کا نہیں ہے۔ (شور مداخلت)۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نہیں چلا رہے ہو۔

جناب اسپیکر: میرا کام ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن: آپ نہیں چلا رہے ہو۔

جناب اسپیکر: میرا کام ہے چلانا نہ چلانا (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: مولوی صاحب آپ بیٹھیں۔ بخت کاکڑ آپ continue کریں۔ continue کریں آپ۔

وزیر محکمہ صحت: sir اِس حالات میں کیا continue کروں (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: بخت محمد صاحب آپ continue کریں چھوڑیں اُن کو۔ (شور مداخلت)

وزیر محکمہ صحت): سر اس حالات میں کیا continue کروں کیا بتاؤں۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: وزیر اعلیٰ کو کل کون بُلائیں گے وہ بھی۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: ٹھیک۔ جی بخت کاکڑ صاحب (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: آپ کو میں count کر رہا ہوں۔ آپ کو بھی count کر رہا ہوں۔ آپ تو اسمبلی کے اندر موجود ہیں آپ۔ 1,2,3,4,5,6 ہاں ہاں۔ جو احاطے کے اندر موجود ہوگا وہ count ہوگا۔ گنا جاتا ہے وہ۔ بالکل وہ شامل ہیں اس میں۔ (شور مداخلت)۔

جناب اسپیکر: کورم پورا ہونے کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں، کورم پورا نہیں ہے۔ گورنمنٹ ٹریژری بینچز۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: کورم کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں، کورم کی نشاندہی ہے کورم کی نشاندہی ہے بیٹھیں آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، کورم کی نشاندہی ہے۔ گھنٹیاں بجائی جائیں کیا کر رہا ہے یہ۔ (شور مداخلت)۔

جناب اسپیکر: میری ایک گزارش سُنیں برکت رند صاحب ابھی یہ یہاں پر ڈاکٹر نواز ہیں ڈاکٹر نواز بات کر کے باہر نکل گئے بات کی اُس نے۔ اور اُس نے کورم کی نشاندہی کی اور باہر نکل گئے۔ (شور مداخلت)

جناب اسپیکر: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اِن کو بالکل last میں بات کرنے کا مواقع ملنا چاہیے (شور مداخلت)۔

جناب اسپیکر: یہ بات کرنے کے بعد میں کورم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ (شور مداخلت)۔

جناب اسپیکر: کورم پورا کریں ٹریژی بینچز کورم پورا کریں۔5 منٹ ہو گئے، گنتی کریں۔

1,2,3,4,5,6,7,8,9,10,11,12,13 ہے نہیں آپ لوگ 13 ۔(شور مداخلت)

جناب اسپیکر: مائیک بند کریں تقریباً۔کورم پورا کریں آپ لوگ، یہ لسٹ ہے(۔ honorable

members کورم پورا کریں۔منسٹر فشریز،آپ کورم پورا کریں یہ members last 3 minutes

اگر آپ کورم پورا کرتے ہیں نہیں تو ٹائم پورا ہو رہا ہے پھر اس کو گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سناؤں گا۔پھر honorable

ہیں۔minutes 3 مذید آپ کے پاس ہے۔کورم پورا نہ ہوسکا لہذا اب میں گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan ,1973,I Sheikh Jaffar Khan Mandokhel ,Governor Balochistan,hereby order that on conclusion of business,the on-going session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday the 27nd February,2026

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس 5.30 پر اختتام پذیر ہوا